مصنف

ابو حامد محمد شریف الحق رضوی

ناشر

تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس

خیابان رضا

از

مفتی محمد شریف الحق رضوی
ارشدی مدنی کٹیہاری
خادم التدریس
دار العلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی

ناشر

تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس

نام	خیابان رضا
مؤلف	مفتی محمد شریف الحق رضوی کٹیہاری
رابطہ	76548 33082
کمپوزنگ	نعمانی گرافکس بنارس 7275913964
صفحات	104
ناشر	تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس
قیمت	---

Tajushariah Academy
Alvi pura chittan pura
varansi u.p india

تاج الشریعہ اکیڈمی
علوی پورہ چھتن پورہ بنارس یوپی انڈیا

فہرست

فہرست

فہرست

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیائے سنیت کی عظیم شخصیت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، سیدی الشاہ امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کی ذات محتاج تعارف نہیں، تاریخِ اسلام میں ایسے بے شمار نام محفوظ ہیں جنکے علمی خدمات یاد رکھے جائیں گے، لیکن جب ذکر سیدنا امام احمد رضا کا ہو تو تاریخ ڈھونڈتی ہے آپ جیسے علم و فن کے آفتاب و ماہتاب کو - آپ میں فضل و کمال تقویٰ و پرہیز گاری اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر نمایاں تھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی -

ع: جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے

زیر نظر کتاب "خیابان رضا" سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی حیات و خدمات پر (حضرت علامہ و مولانا مفتی ابوحامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری مدظلہ العالی زید مجدہ) کی شاندار کاوش ہے - مفتی صاحب قبلہ ایک قابل مدرس، بہترین قلمکار، اور " ششماہی رسالہ تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کٹیہار" کے بانی، "ماہنامہ ارشدیہ ممبئی" کے مدیر معاون، اور ایک درجن کتب کے مصنف ہیں - اکیڈمی: مفتی صاحب قبلہ کے ان کاوشوں پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتی ہے - بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ مولا عز و جل اپنے پیارے حبیب دونوں عالم کے طبیب مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل محب العلماء مفتی صاحب قبلہ کے علم و عمل و قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے -

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

رضوان احمد نعمانی بنارسی

تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس

۱۴۴۳ھ

شرفِ انتساب

نہایت خلوص و صد ہزار عقیدت کے ساتھ ہم اپنی اس ترتیب کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مظہر اعلیٰ حضرت، امام الاولیاء، سلطان العلماء، مرجع الفقہاء، حضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ

مفتی محمد حامد رضا خاں نوری

بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتے ہیں -

ابو حامد محمد شریف الحق رضوی، ارشدی، مدنی، کٹیہاری
امام و خطیب نوری رضوی جامع مسجد و خادم دارالعلوم نوریہ رضویہ
رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند

22/ شعبان المعظم، 1443/ھ

26/مارچ، 2022/ء

بروز شنبہ

رشحاتِ قلم

شمسُ الطریقہ بدرُ الشریعہ غیظُ الوہابیہ خلیفہ اعظم فیض یافتگان خلفائے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بے تاج بادشاہ، عاشقِ غَوثُ الوریٰ ارشدُ السّالکین ارشدُ المشائخ شہریارِ تصوّف حضور ارشد ملّت حضرت خواجہ پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی المعروف سرکار پیر محبوبِ سُبحانی مدظلہ النُّورانی -

{ بانی و سرپرستِ اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ }

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزُ الاخص حامل نسبت ارشدیّت گل گلزار رضویّت قاطع وہابیّت و دیو بندیّت شمشیر بے نیام حضرت العلام الشّاہ مُفتی محمّد شریفُ الحق رضوی مَدنی ارشدی زید مجدہٗ نے میرے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت عظیمُ البرکت عظیمُ المنزلت رفیع الدرجت امام اَہلسنّت نائب غَوث الاعظم حسّانُ الہند امامُ الہمام نائب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مُجددِ اعظم دین و ملّت الشّاہ امام محمّد احمد رضا خان سُنّی حنفی ماتریدی قادری مُحدثِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ حیات اور ان کی دینی خدمات پر بہت ہی انوکھے، اچھوتے انداز میں اور بڑی عرق ریزی سے " خیابانِ رضا " نامی کتاب لکھ کر اپنے روحانی امام و پیشوا کی بارگاہ عالیہ میں نذرانہ و خراجِ عقیدت کا حسین گلدستہ پیش کیا ہے - حضرت موصوف زید شرفہ نے امام اَہلسنّت سرکار سیّدنا اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ کے روحانی کمالات و کرامات اور علمی محاسن کو نہایت محنت شاقہ کے ساتھ کتابی صورت میں قلمبند کرنے کی سعی پیہم فرمائی ہے - الحمد للہ ثمّ الحمد للہ سرکار سیّدنا اعلیٰ حضرت مُجدد اعظم دین و ملّت امام اَہلسنّت الشّاہ امام احمد رضا خان سُنّی حنفی قادری مُحدثِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ تلمذ، سلسلہ اجازتِ حدیث شریف اور روحانی سلاسلِ طریقت یعنی سلسلہ اجازت و خلافت میں راقم آثم

(احقر الورٰی فقیر عبدالمصطفٰی ابوالبرکات محمّد ارشد سبحانی عفی عنہ) کو سرکار سیّدنا اعلٰی حضرت محدثِ بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارہ (۱۲) سے زائد تلامذ و خلفائے گرامی (۱) شہزادہ اعلٰی حضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ الشّاہ محمّد حامد رضا خان نوری بریلوی قدس سرہٗ العزیز (۲) شہزادہ اصغر اعلٰی حضرت مفتی اعظم ہند الشّاہ محمّد مصطفٰی رضا خان نوری بریلوی قدس سرہٗ العزیز (۳) جگر گوشہ اعلٰی حضرت شہزادہ حجۃ الاسلام مفسر اعظم ہند حضرت العلام الشّاہ محمّد ابراہیم رضا خان جیلانی میاں بریلوی قدس سرہٗ العزیز (۴) شہزادہ غوث الورٰی شیخ المشائخ حضرت شیخ سیّد احمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہٗ العزیز (۵) شہزادہ غوث الورٰی محدث اعظم ہند مفسر قرآن حضرت شیخ سیّد محمّد میاں اشرفی الجیلانی محدّثِ کچھوچھوی قدس سرہٗ العزیز (۶) صدر الشریعہ بدر الطریقہ فقیہ اعظم ہند صاحب بہارِ شریعت حضرت مفتی محمّد امجد علی اعظمی رضوی محدثِ گھوسوی قدس سرہٗ العزیز (۷) عید الاسلام قطبِ وقت حضرت علامہ مفتی محمّد عبد السّلام رضوی محدثِ جبل پوری قدس سرہٗ العزیز (۸) حضور برہانِ ملّت حضرت علامہ مفتی عبد الباقی محمّد برہان الحق رضوی محدثِ جبل پوری قدس سرہٗ العزیز (۹) ملک العلماء حضرت علامہ سیّد محمّد ظفر الدین شاہ رضوی محدثِ بہاری قدس سرہٗ العزیز (۱۰) آلِ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اولادِ علی پاک شمس السّادات حضرت شیخ سیّد محمّد عبد الغفور المدنی نور اللہ تعالٰی مرقدہٗ (۱۱) شیخ العربِ والعجم حضور سیّدی قطبِ مدینہ حضرت شیخ ابو الفضل محمّد ضیاء الدین احمد رضوی قادری مہاجر مدنی قدس سرہٗ العزیز (مزار پُر انوار جنّت البقیع شریف، مدینہ منوّرہ زادھا اللہ تعالٰی شرفاً و تعظیماً)

اور (۱۲) شیخ الدلائل امام ومُدرس مسجد نبوی شریف (علٰی صاحبھا الصّلٰوۃ والسّلام) حضرت شیخ سیّد محمّد سعید المالکی مُحدثِ مدَنی بن حضرت شیخ سیّد محمد مُحدّث المغربی الجزائری تلمسانی قدس سرہٗ النُّورانی (جو کہ عظیم معروف وبزرگ مُحدث قُطبِ وقت فنافی الرّسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) قاضی القضاۃ حضرت قاضی امام محمّد ابو یوسف بن اسمٰعیل نبھانی قدس سرہٗ العزیز کے بھی مُرشد اجازت وخلافت تھے) وغیرہ سے صرف ایک ۱، دو ۲/ واسطوں سے شرفِ تلمذ، شرفِ اجازات اور سندِ خلافت حاصل ہے -

ہمیں ہے نسبت رضا کی حاصل، ان کی نسبت نبی سے واصل
اِسی لئے ہے یقینِ کامل ، عذابِ دوزخ حرام ہوگا

اللہ عظیم جل مجدہٗ الکریم ہم سب کو مسلک اعلی حضرت پر استقامت، خاتمہ بر ایمان، جنّت ُالبقیع پاک میں مدفن، بے حساب حتمی مغفرت اور جنّت ُالفردوس میں محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قُربِ خاص نصیب فرمائے -

آمین ثُمّ آمین بجاہِ سیّد المُرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فقط والسّلام خیر ختام

مدینے پاک کا بھکاری اسفل العباد، احقرُ النّاس
فقیر عبدُ المصطفٰی ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی غفرلہ النُّورانی -
خادم تلوکرانوالہ شریف (فاضل) ضلع بھکر -
خاک نشین خانقاہ سراجیہ کُندیاں شریف ضلع میانوالی پنجاب پاکستان -

کلمات تحسین

اثر خامہ: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بریلی شریف کے مردم خیز خطہ سے مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م:1340ھ/1921ء) سے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ایسا گلستان سجایا جس میں ایسے بیل بوٹے اور گلہائے رنگارنگ اگائے جن کی بھینی بھینی خوشبو دنیا بھر میں پھیلتی گئی اور آج شاید ہی کوئی دنیا کا ایسا خطہ ہو جہاں آپ کی پھیلائی گئی خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پہنچی ہو۔ اور ان کی بلند کی گئی صدائے دل نواز "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" نہ سنائی دے رہی ہو۔

آپ سفیر عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن کر سامنے آئے اور اہل علم و قلم نے آپ کی حیات و خدمات کو اپنا موضوع سخن بنایا۔ یہ سلسلہ نہایت تیزی سے جاری وساری ہے۔

مملکتِ خداداد پاکستان کے شہر پنڈ دادن خان، جہلم سے تعلق رکھنے والے ایک قلم کار مولانا محمد مرید احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے عرصہ ہوا ایک کتاب "خیابانِ رضا" لکھی جو لاہور سے شائع ہو کر عام ہوئی۔ اس کتاب میں آپ نے مشاہیر اہل علم و فضل کے تاثرات و مقالات یکجا فرمائے تھے۔۔ یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ دار العلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند کے روح رواں علامہ ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری زید مجدہ بھی اسی نام "خیابانِ رضا" سے ایک کتاب لے کر سامنے آئے ہیں۔ آپ نے اس کتاب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبقری شخصیت کے علم و فن کے حوالے سے نہایت احسن انداز میں قلم اٹھایا ہے اور اس میں قرآن و حدیث اور اسماء الرجال کے حوالے سے آپ کی خدمات کا احاطہ فرمایا ہے۔

اور آپ کو مرجع العلماء قرار دیا ہے۔ اگرچہ یہ کتاب مختصر مگر مفید تر اور پر اثر ہے۔ رضویات کے باب میں یقیناً یہ ایک عمدہ اضافہ تصور کیا جاسکتا ہے۔ فقیر انہیں اس کاوش پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ بہت خوب اللھم زد فزد۔
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے شہرت عام اور بقائے دوام بخشے۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلما ملتہ اجمعین۔

دعاگو و دعاجو

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفر لہ "خلیفۂ مجاز بریلی شریف"

سرپرست اعلیٰ ماہنامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل و "ہماری آواز'

مدیر اعلیٰ الحقیقہ و سہ ماہی "خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انٹرنیشنل)"

ادارہ فروغ افکار رضا و ختم نبوت اکیڈمی

برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710

(26/شعبان المعظم 1443ھ/30/مارچ 2022ء، بروز بدھ بوقت 4:17 قریب العصر)

تقریظ جلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد!

وادی رضا۔۔۔۔۔۔۔۔ نئی جستجو! نئی جہت !!

ایک عظیم مفکر۔ مستقبل شناس مدبر نے کئی سال قبل یہ جملہ کہا تھا کہ میں سولہ سال سے عالم اسلام کی اس عبقریت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ آج تک ساحل کا پتہ نہ چلا۔
{مفہوم}

وہ طالب حضرت پروفیسر مسعود نقشبندی تھے اور وہ ذات بابرکت ایشیا کا عظیم سائنس داں اور ریاضی شناس حضرت امام احمد رضا تھے۔ جس طرح سونا کے ڈھیلے کو رگڑنے سے اپنا حسن ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح محققین وادی رضا کے جس حصہ کو کوڑتے ہیں ایک نئی جستجو کا پتہ ملتا ہے اور ایک نئی جہت تبسم ریز ہوتی نظر آتی ہے۔ علوم شرقیہ ہو یا غربیہ، اسلامیہ ہو یا عصریہ، ماضیہ یا حالیہ، جس سمت دیکھئے سکے بٹھا دیئے ہیں۔

آپ کے معاشی نظریات پر غور کریں۔ مسئلہ زراعت کا ہو یا صنعت و حرفت۔ مسئلہ نظام معاشی اشتراکیت کا ہو یا نظام معاشی مغربیت۔ معاشیات کے جدید مسائل ہوں یا قدیم مسائل۔ اسلامی بینکنگ نظام ہو یا یورپی بینکنگ نظام۔ ان تمام امور معاشیات کا حل فتاوی رضویہ شریف کے صفحات پر موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں۔

کہتے ہیں سرسید۔ شبلی۔ حالی۔ اقبال۔ ڈپٹی نذیر نے بحیثیت ماہرین تعلیم قوم کو بھیر جہالت سے نکال کر علم کی روشنی سے ان کے مستقبل کو روشن کیا ہے اور تحفظ بخشا ہے۔ ان کا ثانی دور دور تک نظر نہیں آتا ہے۔ اگر ہم غیروں کو بار بار مورد الزام ٹھہرائیں تو یہ کہاں کا انصاف ہے۔

ہم نے اپنے امام کا تعارف جس مجہول انداز اور غیر شائستہ طریقہ کار سے کرایا ہے کہ ہر شخص اس بھول بھلیاں میں الجھتا ہوا نظر آئے گا۔ میرے امام نے تعلیمی امور کی جتنی بحثیں ہو سکتی ہیں سب پر سیر حاصل گفتگو کی ہیں۔ چاہے مخلوط تعلیم سے نقصانات ہو یا مغربیت زدہ تعلیمات کی نحوستیں۔ علوم اسلامیہ کی پاکیزگی ہو یا علوم عصریہ کے مفادات۔ قرآنی تعلیمات کی کسوٹی پر سائنس کو پرکھیں یا سائنسی علوم کو ذریعہ تفہیم قرآن بنائیں۔

ریاضیات۔ سائنسیات۔ افلاکیات۔ ارضیات۔ یا ان علوم کی شاخیں۔ ان تمام گوشوں پر کامل گفتگو کا خزانہ ہمارے درمیان فتاوی رضویہ کی شکل میں موجود ہے اور معترضین کے منہ پر قفل چڑھانے کے لئے کافی ہے۔

محققین رضویات پر لازمی امر ہے کہ قدیم تحقیقات سے ہٹ کر جدید طرز اسلوب کو اپناتے ہوئے جدید تحقیقات پر کمند ڈالیں اور جو گوشہ تشنہ طلب ہے اپنی جولانیت کا بھرپور مظاہرہ کریں۔ صرف اس کوٹیا کا دھان اس کوٹیا میں اور اس کوٹیا کا دھان اس کوٹیا میں کرنے سے تضیع اوقات کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ رضویات پر لکھنے والے خوب لکھ رہے ہیں اور اچھا لکھ رہے ہیں۔ جنہیں بھیڑ سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا ہے۔

رفیق گرامی وقار حضرت علامہ مولانا محمد شریف الحق رضوی مد ظلہ العالی خوب لکھتے ہیں۔ اور حق قلم ادا کرنے میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ مقناطیسی شخصیت ہیں۔ جو ان سے قریب ہوا۔ ان کا گرویدہ ہوتا چلا گیا۔ ان میں ایک راقم بھی ہے۔

آپ نے جہاں مختلف موضوعات پر قلم کو جنبش دی ہے۔ اپنے امام کی بارگاہ عالی میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے "خیابانِ رضا" نامی کتاب زیور طباعت سے آراستہ کرنے جارہے ہیں۔ یہ ان کی اپنی ہی تصنیف ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ کے علمی محاسن اور کمالات پیش کرنے کی سعی پیہم کی ہے۔ اس محنت شاقہ پر مولانا موصوف کو صد مبارکبادیاں اور بہت بہت نذرانہ تحسین۔

اللہ تعالی مولانا موصوف مد ظلہ العالی کی اس تصنیف کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین

اسیر تاج الشریعہ
محمد شاہد القادری کلکتہ
۲۵ مارچ ۲۰۲۲ جمعۃ المبارکۃ

تقریظ جمیل

باسمہ تعالیٰ

لك الحمد یا الله، والصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول الله

اما بعد!

ع: وادی رضا کی کوہ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے

خدائے وحدہ لاشریک کے مقرب بندوں میں سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بھی ہیں آپ کو وصال فرمائے ہوئے سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا۔ لیکن آج بھی زمانہ حیراں ہے کہ کیا کیا کہوں تجھے میرے شاہ۔ علوم دینیہ کے بحر ذخار ہیں آپ، علم فلکیات میں آپ کے ماہ و نجوم درخشاں نظر آرہے ہیں، علم ارضیات پر آپ کی علمی عمارتوں کے خنک سائے میں آج بھی اپنے وقت کی بڑی بڑی علمی نامور شخصیتیں بیٹھ کر اپنے کیے دھرے کا فیصلہ کرتی ہیں، علم ریاضی میں آپ کی صلاحیتوں کے سامنے علی گڑھ کے سب سے بڑے وائس چانسلر پروفیسر سر ضیاء الدین نے گھٹنے ٹیک دیئے، آپ کی سائنسی ریسرچ دیکھ کر بڑے بڑے سائنس داں کہلانے والے دانتوں تلے انگلی داب لیے، محفل نعت و منقبت میں آج بھی آپ کو حسان الہند کے سنہرے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، وادیٔ فلسفہ کو شادابی آپ نے عطا کی، علم جغرافیہ کو شفاف آئینہ آپ نے بنایا، معدنیات کی دنیا میں آپ کی عظیم الشان تحقیقات کا لیبل لگا ہوا ہے، حد نگاہ تک علم جفر کا ایک جہاں آپ نے آباد کیا ہے، طب و میڈیکل کی دنیا کے سب سے بڑے ڈاکٹر آپ مانے گیے ہیں، میدان سیاسیات کے جاں باز لیڈر آپ ہیں، باب عقائد پر پہرہ داری آپ کی ہے، علم غیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی مدلل و مفصل تحقیقات نے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا ہے غرض کہ ایک سو پچاس سے زائد علوم و فنون پر آپ کا مہر ثبت لگا ہوا ہے۔

ع۔ حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تجھے۔

آپ کی ذات و شخصیت پر بے شمار کتابیں منصۂ شہود پر عمل میں آئیں اسی سلسلتہ الذہب کی ایک کڑی "خیابان رضا" بھی ہے، جسے عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، دیوانۂ غوث و خواجہ، ناشر مسلکِ اعلیٰ حضرت، سیفِ تاج الشریعہ، شمشیر بے نیام، حضرت العلام الشاہ مفتی محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی مد ظلہ العالی والنورانی نے بڑی عرق ریزی سے تصنیف فرما کر بارگاہ رضا میں اپنی عقیدت و محبت کا نذرانہ خلوص پیش فرمائے۔ حضرت موصوف زید علمہ کی مذکورہ تصنیف یقیناً قابل صد آفریں ہے کہ آپ نے مکمل دیانت داری سے سرکار اعلی حضرت عظیم البرکت آقائے نعمت آیت من آیات اللہ و معجزۃ من معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شش جہات علمی و تحقیقی شخصیت کو اپنے ضیائے مطالعہ میں انکشاف فرمایا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض اہل نقد و نظر کو مبالغہ آمیز معلوم ہو، مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت موصوف اعظم اللہ عزتہ نے مبالغہ کا عنصر غالب آنے نہ دیا، بلکہ آپ علیہ الرحمہ کی ذات اہل علم کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اسی فارمولۂ حسنہ پر عمل فرمایا ہے۔ اور آپ علیہ الرحمہ کے حالات و کمالات نیز علمی محاسن کو قلم بند فرمایا ہے۔

فاضل بریلوی کی علوم پر دسترس و گرفت کا موضوع خود اتنا وسیع ہے کہ جو مستقل طور پر تحقیق طلب ہے۔ لیکن علامہ شریف الحق رضوی ارشدی صاحب قبلہ نے کافی حد تک اپنی بہترین علمی تحقیق "خیابان رضا" نامی کتاب لکھ کر پیش فرمایا۔ ایک بہت بڑا علمی طبقہ آپ کے ارشادات کو تینوں زمانے میں یکساں مفید مانا ہے۔

بارگاہ صمدیت میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ کی جملہ تصانیف کو اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

آصف جمیل قادری امجدی
قادری منزل انٹیا تھوک، گونڈہ
30/مارچ 2022ء

تقریظ جمیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!

محب گرامی وقار حضرت مولانا شریف الحق ارشدی رضوی مدنی صاحب قبلہ دام ظلہ علینا کی تصنیف لطیف " خیابان رضا "نظر سے گزری مصروفیات کے باعث فقیر کتاب کو لفظ بلفظ نہ پڑھ سکا لیکن سرسری طور پر کتاب کو دیکھا موصوف نے امام عشق و محبت مجدد دین وملت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نوراللہ مرقدہ کے حالات زندگی و دینی خدمات کو اجاگر کیا ہے اور امام اہلسنت نے بدمذہبوں کا احسن انداز میں جو رد بلیغ کیا ہے موصوف نے اسے بھی اپنی کتاب میں جگہ دی ہے -

وادی رضا کی کوہ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
اگلوں نے تو لکھا ہے بہت علم دین پر
جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

مولانا موصوف کی ذات محتاج تعارف نہیں موصوف کے کئی رسالے منظر عام پہ آچکے ہیں، دعاگو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ موصوف کے علم و عمل ورزق وعمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے یوں ہی دین ومسلک کا کام موصوف سے لیتا رہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام خواص میں مقبول فرمائے -

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر محمد معصوم رضا نوری ارشدی غفرلہ
مہواڈھار نزد پیپر بازار بلرام پور یوپی انڈیا)

نذرانۂ عقیدت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

اللہ تعالیٰ عز و جل کے فضل و کرم اور حضور اقدس رحمتِ عالم رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم الشان شخصیت محتاج تعارف نہیں، اور دنیا بھر میں آپ کی شخصیت پر لکھنے والے قلمکاروں کی بھی کمی نہیں، آپ کی شخصیت پر لکھنے والوں کی تعداد ہزاروں نہیں لاکھوں ہیں، اور آپ کے عقیدت مند محبین قلمکار ڈیڑھ سو سالوں سے لکھتے آرہے ہیں اور قیامت تک لکھنے والے پیدا ہوتے رہیں گے اور لکھتے رہیں گے، ان شاء اللہ عز و جل - لکھنے والے عقیدت مندوں اور محبین کی فہرست میں مجھ ناکارہ کا بھی نام شامل ہو جائے اور فیضانِ اعلیٰ حضرت کی موسلا دھار بارش سے میری دنیا جگمگ جگمگ کرتی رہے، اس نیک خیال سے یہ چھوٹا سا گلدستہ بنام "خیابانِ رضا" لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے -

اللہ عز و جل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور اقدس رحمتِ عالم خاتم الانبیا سید المرسلین احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے صدقہ و طفیل مجھ بندۂ عاجز کی اس کاوش کو قبول و مقبول فرمائے اور فیضانِ اعلیٰ حضرت سے مالا مال فرمائے، "مسلکِ اہل سنت و جماعت" (المعروف) "مسلکِ اعلیٰ حضرت" کی خدمات آخری دم تک کرنے کی توفیق بخشے، خاتمہ بر ایمان جنت البقیع شریف میں مدفن جنت الفردوس میں حضور اقدس سید الانبیا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ نصیب فرمائے -

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وبارک وسلم

سگِ کوچۂ رضا
ابوحامد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری
امام و خطیب نوری رضوی جامع مسجد و خادم دارالعلوم نوریہ رضویہ
رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند
مؤرخہ 26/ شعبان المعظم 1443/ھ مطابق 30/ مارچ 2022/ء

ہدیۂ تشکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

وعلیٰ آلك واصحابك یا حبیب اللہ

کروڑہا کروڑ شکر واحسان ہے خالقِ کائنات عزوجل کا کہ اس نے اپنے محبوبِ کریم رسولِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا، اور مسلمان بنایا، کرم اور بالائے کرم کہ اشرف الانبیاء احمد مجتبیٰ رسولِ مرتضی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنایا، صحابۂ عظام، تابعین و تبع تابعین کرام، شہدائے اسلام اور اولیائے کاملین کا دامن تھمایا - اور چودھویں صدی کے مجدد اعظم، حضور اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہل سنت، کنز الکرامت، آیت من آیات اللہ معجزۃ من معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، الشاہ امام محمد احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خاندانِ اعلیٰ حضرت کا محب و عقیدت مند بنایا - اور بہت بہت شکر واحسان والدین کریمین کا کہ مدرسے میں داخل فرما کر خادمِ دینِ اسلام بننے کا شرف بخشا، اور ساتھ ہی ساتھ مشکور ہوں جملہ اساتذۂ کرام زید مجدہم کا کہ انہوں نے بہت محنت سے پڑھایا اور کتاب لکھنے کے لائق بنایا، خوب خوب نظرِ عنایت، شمسُ الطریقہ بدرُ الشریعہ غیظُ الوہابیہ خلیفہ اعظم فیض یافتگان خلفآئے اعلی حضرت امام احمد رضا بے تاج بادشاہ عاشقِ غوثُ الورٰی ارشدُ السالکین ارشدُ المشائخ شہریارِ تصوّف حضور ارشد ملّت حضرت خواجہ پیر ابُو البرکات محمّد ارشد سُبحانی المعروف سرکار پیر محبوبِ سُبحانی مدظلہ النُّورانی - (پاکستان) بانی و سرپرستِ اعلی ماہنامہ ارشدیہ ممبئی) کی کہ حضرت نے 14/ ربیع النور شریف 1441/ ھ یوم الثلاثہ کو اجازت و خلافت سے نوازا، اور ناچیز کی تقریبًا سبھی کتابوں میں بنام " تاثرات ارشدیہ " تحریر فرما کر نوازشات کی برسات کیں، ساتھ ہی ساتھ مشکور و ممنون ہوں محقق رضویات، رئیس التحریر، ماہر قرطاس و قلم، صاحبِ فکر و نظر، آلِ رسول، آقائی و مولائی حضرت علامہ و مولانا پیر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری صاحب قبلہ زید مجدہ خلیفۂ مجاز (بریلی شریف)

مدیرِ اعلیٰ : الحقیقہ و سہ ماہی "خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم " (انٹر نیشنل) ادارہ فروغِ افکار رضا و ختمِ نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان) کا کہ حضور عالی نے کتابِ ہذا بنام "خیابانِ رضا" میں کلماتِ تحسین تحریر فرما کر خوب خوب دعاؤں سے نوازا، بہت بہت شکریہ خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علامہ و مولانا محمد شاہد القادری صاحب قبلہ زید مجدہ (چئیرمین حجۃ الاسلام دارالتحقیق والتصنیف کلکتہ بنگال) اور عاشقِ اعلیٰ حضرت، اسیر حضور تاج الشریعہ، محب العلماء حضرت علامہ و مولانا محمد آصف جمیل امجدی صاحب قبلہ زید مجدہ (ضلع گونڈہ اتر پردیش) اور حضرت مولانا محمد معصوم رضا نوری ارشدی صاحب قبلہ (بلرام پور یوپی) کا کہ انہوں نے بہت ہی شاندار تقاریظ تحریر فرما کر خوب خوب میری حوصلہ افزائی کیں- خصوصی طور پر مشکور ہوں، محب محترم و مکرم رضوان احمد نعمانی اسماعیلی صاحب قبلہ زید حبہ (ضلع بنارس، صوبہ اتر پردیش) کا کہ حضرت نے کافی مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت نکال کر فی سبیل اللہ کتاب "خیابانِ رضا" کی شاندار ڈیزائن کے ساتھ پی ڈی ایف کے کام کو انجام تک پہنچایا -

اللہ عز و جل! بطفیل حضور اقدس رحمتِ عالم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، مجھ حقیر پُر تقصیر اور مذکورہ سبھی حضرات کو سلامت و باکرامت رکھے اور خوب خوب دین و سنیت کی خدمات کی توفیق بخشے - خاتمہ بر ایمان جنت البقیع شریف میں مدفن اور جنت الفردوس میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قربِ خاص نصیب فرمائے -

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و بارک وسلم

خادم العلم والعلماء:

ابو حامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری امام و خطیب نوری رضوی جامع مسجد و خادم دارالعلوم نوریہ رضویہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند، بانی ششماہی رسالت تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم (کٹیہار) و مدیر معاون ماہنامہ ارشدیہ (ممبئی) انڈیا-

مؤرخہ 26/ شعبان المعظم 1443/ھ مطابق 30/مارچ 2022/ء بروز چہار شنبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولادت مبارک

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰/ شوال المکرم ۱۲۷۲/ ھ مطابق ۱۴/ جون ۱۸۵۶/ ء کو بریلی شریف اتر پردیش یوپی ہندوستان میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد غزالیِ دوراں امام المتکلمین و محققین علامہ نقی علی خاں اور جدِّ امجد مجاہد آزادی ہند حضرت العلام الشاہ مولانا رضا علی خاں قدس سرہما اپنے دور کے اکابرین علماء اور اولیاء میں سے تھے، آپ کے آباء واجداد قندھار، افغانستان سے ہجرت کر کے پہلے لاہور (جو ابھی پاکستان میں ہے) پھر بریلی شریف میں قیام پذیر ہو گئے۔

تعلیم وتربیت

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروّجہ علوم وفنون اپنے والد گرامی علامہ نقی علی خاں قدس سرہ سے پڑھ کر تقریبًا چودہ ۱۴/ سال کی عمر شریف میں سند فضیلت حاصل کی اور مسندِ تدریس وافتاء کو زینت بخشی، والد ماجد علامہ نقی علی خاں علیہ الرحمہ کے علاوہ حضرت العلام الشاہ آلِ رسول مارہروی، علامہ احمد بن زینی دحلان مفتیِ مکہ مکرمہ، علامہ عبد الرحمٰن مکی، علامہ حسین بن صالح مکی اور حضرت العلام مولانا الشاہ ابوالحسین احمد نوری رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی استفادہ کیا،

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ علوم تو اپنے زمانے کے متبحر علماے کرام سے پڑھے، باقی علوم خداداد قابلیت کی بنا پر مطالعہ کے ذریعہ حل کئے اور نہ صرف پچاس ۵۰/ سے زیادہ علوم وفنون میں محیر العقول مہارت حاصل کی بلکہ ہر فن میں تصانیف بھی یادگار چھوڑیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۴/ رمضان المبارک ۱۲۸۶/ ھ مطابق ۱۸۷۰/ ء کو پونے چودہ سال کی عمر شریف میں علوم دینیہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے، اُسی دن رضاعت کے ایک مسئلے کا جواب تحریر فرما کر والد ماجد علامہ نقی علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت بابرکت میں پیش فرمایا جو بالکل صحیح تھا۔اُسی دن سے فتویٰ نویسی کا کام آپ کے سپرد کر دیا گیا (محمد صابر بستوی، مولانا: اعلیٰ حضرت بریلوی، مکتبہ نبویہ، لاہور ص ۱۳/ -۲۲/) اس دن سے آخر عمر شریف تک مسلسل فتویٰ نویسی کا فریضہ انجام دیتے رہے اور فتاویٰ رضویہ شریف کی ضخیم بارہ ۱۲/ جلدوں کا گراں قدر سرمایہ امتِ مسلمہ کو دے گئے۔ ردالمحتار علامہ شامی پر پانچ جلدوں میں حاشیہ لکھا، قرآن پاک کا مقبول انام ترجمہ لکھا، جو کنزالایمان کے نام مشہور و معروف ہے۔

مسئلہ امکان کذب اور امام حمد رضا خاں

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ عزوجل کی عظمت وجلالت کے خلاف بکواس کرنے والوں پر بھرپور تنقید کی، "سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح" (اللہ تعالیٰ جھوٹ ایسے قبیح عیب سے پاک ہے) کے علاوہ امکان کذب کے رد پر پانچ رسالے تحریر فرمائے،

اللہ تعالیٰ کو جسم ماننے والوں کے رد میں رسالہ مبارکہ "قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار" تحریر کیا، دین اسلام کے مخالف، قدیم فلاسفہ کے عقائد پر رد کرتے ہوئے مبسوط رسالہ "الکلمۃ الملہمۃ" رقم فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابۂ کرام، اہلِ بیتِ عظام ائمۂ مجتہدین اور اولیاءِ کاملین کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا سخت محاسبہ کیا، قادیان میں انگریز کے کاشتہ پودے کی بیخ کنی کی اور اس کے خلاف متعدد رسالے لکھے، مثلاً:

(۱) ـــ جزاء اللہ عدوہ لابائہ ختم النبوۃ

(۲) ـــ قہر الدیان علی مرتد بقادیان

(۳) ـــ المبین معنی ختم النبیین

(۴) ـــ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(۵) ـــ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دور میں پائی جانے والی بدعتوں کے خلاف قلمی جہاد فرمایا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی سازشوں کے تاروپود بکھیر کر رکھ دیے۔ مختصر یہ کہ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کی خاطر ہر محاذ پر جہاد کیا اور تمام عمر اس کام میں صَرف کردی۔ (1)

(1) فتاویٰ رضویہ شریف: ج، اول، ناشر رضا اکیڈمی ممبئی

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ عبقری فقیہ شخصیت

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروّجہ علومِ دینیہ مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تصوف، تاریخ، سیرت، معانی، بیان، بدیع، عروض، ریاضی، توقیت، منطق، فلسفہ وغیرہ کے یکتائے زمانہ فاضل تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ طب، علم جفر، تکسیر، زیجات، جبر و مقابلہ، لوگارثم، جیومیٹری، مثلث کردی وغیرہ علوم میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ یہ وہ علوم ہیں جن سے عام طور پر علماء تعلق ہی نہیں رکھتے۔ انھوں نے پچاس سے زیادہ علوم و فنون میں تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے اور ہر فن میں قیمتی تحقیقات کا اضافہ بھی فرمایا، غرض یہ کہ ایک فقیہ کو جن علوم کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب امام احمد رضا فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل تھے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور علومِ قرآن

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کریم کا بہت گہرا مطالعہ کیا تھا، قرآن فہمی کے لئے جن علوم کی ضرورت ہوتی ہے ان پر انھیں خاص عبور حاصل تھا، شانِ نزول، ناسخ و منسوخ، تفسیر بالحدیث، تفسیر صحابہ اور استنباطِ احکام کے اصول سے پوری طرح باخبر تھے۔ یہی سبب ہے کہ اگر قرآن پاک کے مختلف تراجم کو سامنے رکھ کر مطالعہ کیا جائے تو ہر انصاف پسند کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" سب سے بہتر ترجمہ ہے جس میں شانِ الوہیت کا احترام بھی ملحوظ ہے اور عظمتِ نبوت و رسالت بھی پیش نظر ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہونے کے باوجود عموماً مسائل پر مجتہدانہ انداز میں گفتگو کرتے ہیں۔ پہلے قرآن کریم سے، پھر حدیث شریف سے، پھر سلف صالحین اور اس کے بعد فقہائے متأخرین کے ارشادات سے استدلال اور استناد کرتے ہیں۔

قرآن مجید سے اچھوتا استدلال

حضرت علامہ محمد وصی احمد محدّث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک استفتاء بھجوایا جس میں سوال یہ تھا کہ کیا مشرقی افق سے سیاہی نمودار ہوتے ہی مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے؟ یا سیاہی کے بلند ہونے پر مغرب کا وقت ہوگا؟

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ سورج کی ٹکیہ کے شرعی غروب سے بہت پہلے ہی سیاہی مشرقی افق سے کئی گز بلند ہو جاتی ہے۔ اس مسئلے پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" اس پر عیان وبیان وبرہان سب شاہد عدل ہیں .... الحمد للہ عجائب قرآن منتہی نہیں ... ایک ذرا غور سے نظر کیجئے تو آیہ کریمہ "تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ" کے مطالع رفیعہ سے اس مطلب کی شعائیں چمک رہی ہیں۔

رات یعنی سایہ زمین کی سیاہی کو حکیم قدیر عزوجلالہ دن میں داخل فرماتا ہے، ہنوز دن باقی ہے کہ سیاہی اٹھائی اور دن کو سوادِ مذکور میں لاتا ہے، ابھی ظلمتِ شبینہ موجود ہے کہ عروس خاور نے نقاب اٹھائی۔ (2)

---

(2) امام احمد رضا بریلوی: فتاویٰ رضویہ (طبع مراد آباد) ج ۱۲/ ص ۱۴/ ۲۶۳/

محدث اعظم ہند حضرت علامہ و مولانا سید محمد کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :
"علم قرآن کا اندازہ اعلیٰ حضرت کے اس اردو ترجمہ سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے اور جس کی کوئی مثال سابق نہ عربی زبان میں ہے نہ فارسی میں اور نہ اردو میں، اور جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا ہے کہ دوسرا لفظ اس جگہ لایا نہیں جاسکتا، جو بظاہر محض ترجمہ ہے مگر در حقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اردو زبان میں (روح) قرآن ہے " - (3)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور علوم حدیث

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علمِ حدیث اور اس کے متعلقات پر وسیع اور گہری نظر رکھتے تھے۔طُرقِ حدیث، مشکلاتِ حدیث، ناسخ منسوخ، راجح و مرجوح، طُرقِ تطبیق، وجوہِ استدلال، اور اسماء رجال یہ سب امور انھیں مستحضر رہتے تھے

محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں:
"علم الحدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی مأخذ ہیں، ہر وقت پیش نظر، اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہیں اس کی روایت و درایت کی خامیاں ہر قت ازبر، علم الحدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے اعلیٰ حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح و تعدیل کے جو الفاظ فرما دیتے تھے اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب و تہذیب اور تذہیب میں وہی لفظ مل جاتا تھا، اس کو کہتے ہیں علم راسخ اور علم سے شغفِ کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت " (4)

(3/ 4)عبد النبی کوکب 'مولانا: مقالاتِ یوم رضا ج ۱/ ص ۴۱

غرض کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں دلائل وبراہین کے انبار لگادیتے ہیں، وہ کسی بھی مسئلے پر طائرانہ نظر ڈالنے کے بجائے بحث و تحقیق کی انتہا کو پہنچتے ہیں، مسائل کی تنقیح اور تفصیل پر آتے ہیں تو دریا کی روانی اور سمندر کی وسعت کا نقشہ نظر آتا ہے، متقدمین فقہاء کے اقوال میں تطبیق دیتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اختلاف تھا ہی نہیں۔

طُرقِ حدیث

بنگال سے ایک سوال آیا کہ ہمارے علاقے میں ہیضہ، چیچک، قحط سالی وغیرہ آجائے تو لوگ اس بلا کے دفع کے لئے چاول، گیہوں وغیرہ جمع کر کے پکاتے ہیں، علمائے کرام کو بلا کر کھلاتے ہیں اور خود محلّے والے بھی کھاتے ہیں کیا یہ کھانا ان کے لئے کھانا جائز ہے؟
اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ یہ طریقہ اور اہلِ دعوت کے لئے اس طعام کا کھانا جائز ہے، شریعت مطہرہ میں اس کی ہرگز کوئی ممانعت نہیں ہے۔اس دعوے پر ساٹھ احادیث بطور دلیل پیش فرمائیں، یہ حدیث بھی پیش کی:

اَلدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ بلند کرنے والے امور ہیں سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔
پھر جب اس کی تخریج کی طرف توجہ ہوئی تو فرمایا کہ یہ حدیث مشہور و مستفیض کا ایک حصہ ہے جس میں بیان کیا گیا کہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی

اور اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت اپنی شان کے مطابق آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے مبارک کندھوں کے درمیان رکھا، حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ۔

یعنی ہر چیز مجھ پر منکشف ہو گئی اور میں نے پہچان لی۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

اب مذکورہ بالا حدیث پاک کے حوالے ملاحظہ فرمائیں:

(۱) رواہ امام الائمۃ ابوحنیفۃ والامام احمد وعبدالرزاق فی مصنفہ والترمذی والطبرانی عن ابن عباس۔

(۲) واحمد والطبرانی وابن مردویہ عن معاذ بن جبل۔

(۳) وابن خزیمۃ والدارمی والبغوی وابن السکن وابونعیم وابن بسطۃ عن عبدالرحمٰن بن عایش والطبرانی عنہ عن صحابی۔

(۴) والبزار عن ابن عمرو عن ثوبان۔

(۵) والطبرانی عن ابی امامۃ۔

(۶) وابن قانع عن ابی عبیدۃ بن الجراح

(۷) والدارقطنی وابوبکر النیسابوری فی الزیادات عن انس۔

(۸) وابوالفرج تعلیقا عن ابی ہریرۃ۔

(۹) وابن ابی شیبۃ مرسلا عن عبدالرحمٰن بن سابط

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

آخر میں فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کے طرق کی تفصیلات اور کلمات کا اختلاف اپنی بابرکت کتاب سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ میں بیان کیا ہے۔ (5)

(5) امام احمد رضا بریلوی، امام: راد القحط والوباء (مکتبہ رضویہ لاہور) ص ۱۱

قلم اُٹھا کر کسی حدیث کے اتنے مآخذ کا بیان کر دینا کوئی معمولی بات نہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فتویٰ رادّ القحط والوبا بدعوۃ الجیران و مواساۃ الفقراء کے نام سے ماہ ربیع الآخر ۱۳۱۲/ ھ میں مکمل فرمایا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تخریجِ احادیث کے آداب پر ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام ہے:

الروض البھیج فی آداب التخریج

۔مولوی رحمٰن علی اس رسالہ مبارکہ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

" اگر اس سے قبل اس فن میں کوئی کتاب نہیں ملتی تو مصنّف کو اس فن کا موجد کہہ سکتے ہیں " (6)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور فنِّ اسماء الرجال

اعلی حضرت عظیم البرکت کنز الکرامت مجدد دین و ملت آیت من آیات اللہ معجزۃ من معجزات رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں ایک سوال پیش ہوا کہ سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ چونکہ اس پر غیر مقلدین وہابیہ کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی، معیار الحق میں کلام کر چکے تھے، اس لئے امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسئلے پر تفصیلی جواب تحریر فرمایا اور ۱۳۴/ صفحات پر مشتمل "رسالہ حاجز البحرین" تصنیف فرمایا۔رسالہ کیا ہے علمِ حدیث اور علمِ اسماء رجال کا بحرِ مواج ہے،

---

(6) رحمٰن علی، مولوی: تذکرہ علمائے ہند اردو (پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی) ص ۱۰۰/
ماخوذ بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد اول، ناشر رضا اکیڈمی ممبئی

اس رسالہ کا مطالعہ کرتے وقت غیر مقلدین کے شیخ الکل علمِ حدیث میں طفلِ مکتب نظر آتے ہیں، آج تک غیر مقلدین کو علمِ حدیث کے مدعی ہونے کے باوجود اس کا جواب دینے کی جراءت نہیں ہو سکی۔

امام نسائی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا وہ تیزی کے ساتھ سفر کر رہے تھے، شفق غروب ہونے والی تھی کہ اتر کر نمازِ مغرب ادا کی پھر عشاء کی تکبیر اس وقت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہ نمازیں ایک وقت میں جمع نہیں کیں، بلکہ صورۃً اور عملاً جمع کیں۔یہ بات میاں صاحب کے موقف کے خلاف تھی انھوں نے اس پر اعتراض کیا کہ امام نسائی کی روایت میں ایک راوی ولید بن قاسم ہیں اور ان سے روایت میں خطا ہوتی تھی تقریب میں ہے: صَدُوْقٌ یُخْطِئُ۔

اس اعتراض پر امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد وجوہ سے گرفت فرمائی:

(ا) یہ تحریف ہے، امام نسائی نے ولید کا فقط نام ذکر کیا تھا، میاں صاحب نے ازراہِ چالاکی اسی نام اور اسی طبقے کا ایک راوی متعین کر لیا جو امام نسائی کے راویوں میں سے ہے اور جس پر کسی قدر تنقید بھی کی گئی ہے حالانکہ یہ راوی ولید بن قاسم نہیں بلکہ ولید بن مسلم ہیں جو صحیح مسلم کے رجال اور ائمۂ ثقات اور حفاظ اعلام میں سے ہیں، ہاں وہ تدلیس کرتے ہیں، لیکن اس کا کیا نقصان کہ اس جگہ وہ صاف "حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ" فرما رہے ہیں۔

(۲) اگر تسلیم بھی کرلیا جائے کہ وہ ابن قاسم ہی ہیں تاہم وہ مستحقِ رد نہیں امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے، اُن سے روایت کی، محدثین کو اُن سے حدیث لکھنے کا حکم دیا۔ اِبن عدی نے کہا جب وہ کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔

(۳) صحیح بخاری و مسلم میں کتنے راوی وہ ہیں جن کے بارے میں تقریب میں فرمایا صَدُوْقٌ یُخْطِئُ ، کیا آپ قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ صحیحین کی روایات کو بھی رد کردو گے؟
پھر امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاشیہ میں قلم برداشتہ صحیحین کے ۱۳۱/ ایسے راویوں کے نام گنوادیے جن کے بارے میں اسماء رجال کی کتابوں میں اَخْتَأَیا کَثِیْرُالْخَطَاء کے الفاظ وارد ہیں۔

(۴) حسان بن حسان واسطی، صحیح بخاری کے راوی ہیں ان کے بارے میں تقریب میں ہے صَدُوْقٌ یُخْطِئُ ،ان کے بعد حسان بن حسان واسطی کے بارے میں لکھا ابن مندہ نے انھیں وہم کی بنا پر حسان بصری سمجھ لیا حالانکہ حسان واسطی ضعیف ہیں، دیکھئے پہلے حسان بصری کو صَدُوْقٌ یُخْطِئُ کہنے کے باوجود واضح طور پر کہہ دیا کہ وہ ضعیف نہیں ہیں۔ (7)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور مطالبِ حدیث

مرزائیوں نے حدیث شریف لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر اس طرح استدلال کیا کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنایا، اس سے ظاہر ہوا کہ نبیِّ یہود حضرت موسیٰ اور نبیِّ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبریں تھیں جن کی عبادت کی جاتی تھی۔

---

(7) ماخوذ: فتاویٰ رضویہ، ج،اول، ناشر: رضا اکیڈمی ممبئی)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث مذکور سے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

(۱) انبیائھم میں اضافت استغراق کے لیے نہیں ہے حتی کہ اس کا یہ معنیٰ ہو کہ حضرت موسیٰ سے یحیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو تمام یہود و نصاریٰ نے مسجد بنالیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے، اور جب استغراق مراد نہیں تو بعض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو داخل کرلینا باطل اور مردود ہے۔ یہود و نصاریٰ کا بعض انبیاء کی قبور کریمہ کو مسجد بنالینا صدقِ حدیث کے لئے کافی ہے۔

علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں یہ سوال اٹھایا کہ نصاریٰ کے انبیاء کہاں ہیں؟ اُن کے نبی تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے، ان کی قبر نہیں ہے۔ اس سوال کا ایک جواب یہ دیا:

"انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداءً ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے ان کی پیروی اور اس میں شک نہیں کہ نصاریٰ بہت سے اُن انبیاء کی قبور کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں "(ترجمہ)

(۲) حافظ ابن حجر عسقلانی نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس حدیث میں اقتصار واقع ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بناتے تھے اور نصاریٰ اپنے صالحین کی قبروں کو۔ صحیح بخاری، حدیثِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قبورِ انبیاء کے بارے میں صرف یہودیوں کا ذکر ہے اور ان کے ساتھ ان کے انبیاء کا ذکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ

اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک فرمائے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

صحیح بخاری، حدیث حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں صرف نصاریٰ کا ذکر تھا ان کے ساتھ صرف صالحین کا ذکر ہے، انبیاء کرام کا ذکر نہیں ہے۔

چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ،

أُولٰئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ

نصاریٰ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بنالیتے۔

اور صحیح مسلم میں حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہود و نصاریٰ دونوں کا ذکر تھا اس میں انبیاء اور صالحین دونوں کا ذکر فرمایا،

چنانچہ ارشاد فرمایا:

اَلَا وَمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ

خبردار تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے۔

کسی حدیث کا مطلب اُسی وقت واضح ہوتا ہے جب اس کے متعدد طرق کو جمع کرلیا جائے۔ (8)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور دین کے اصول وقواعد

ایک متبحر فقیہ (عالمِ دین) کے لئے ضروری ہے کہ وہ دین کے اصول و قواعد کا وسیع علم رکھتا ہو تاکہ کسی نئے مسئلے کا حکم پورے وثوق کے ساتھ بیان کرسکے، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ (روسر) کی شکر ہڈیوں سے صاف کی جاتی ہے اور صاف کرنے والے اس بات کی احتیاط نہیں کرتے کہ وہ ہڈیاں پاک ہیں یا ناپاک، حلال جانور کی یا حرام کی، اس شکر کا کیا حکم ہے؟ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب سے پہلے دس مقدمات بیان کیے جن میں شرعی اصول وضوابط پیش کیے، ان ہی مقدمات میں ایک ضابطۂ کلیہ واجبۃ الحفظ بیان فرمایا:

---

(8) امام احمد رضا بریلوی، امام: مجموعہ رسائل ردِّ مرزائیت (رضا فاؤنڈیشن، لاہور) ص ۱۹۰/ ۔۱۸۷/ بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد اول ناشر رضا اکیڈمی ممبئی

(روسا انگریزی تاجروں کی ایک جماعت کا نام ہے جس نے شاہجہان پور میں شکّر کا کارخانہ لگایا تھا اور وہ حیوانوں کی ہڈیاں جلا کر اس کے کوئلوں سے شکّر صاف کرتی تھی۔ (9)

" فعلِ فرائض و ترک محرمات کو رضائے خلق پر مقدم رکھے اور ان امور میں کسی کی مطلقاً پروانہ کرے اور اتیانِ مستحب و ترکِ غیر اولیٰ پر مُداراتِ خلق و مُراعات قلوب کو اہم جانے اور فتنہ و نفرت و ایذا و وحشت کا باعث ہونے سے بہت بچے۔

اسی طرح جو عاداتِ و رسوم خلق میں جاری ہوں اور شرع مطہر سے ان کی حرمت و شناعت نہ ثابت ہو ان میں اپنی ترفُّع و تنزُّہ کے لئے خلاف و جدائی نہ کرے کہ یہ سب امور ائتلاف و مُوانست کے معارض اور مراد و محبوبِ شارع کے مناقض ہیں۔

ہاں وہاں! ہوشیار و گوش دار! کہ یہ وہ نکتۂ جمیلہ و حکمتِ جلیلہ و کوچۂ سلامت و جادۂ کرامت ہے جس سے بہت زاہدان خشک و اہل تکشف غافل و جاہل ہوتے ہیں وہ اپنے زعم میں محتاط و دین پرور بنتے ہیں اور فی الواقع مغزِ حکمت و مقصودِ شریعت سے دور پڑتے ہیں، خبر دار و محکم گیر، یہ چند سطروں میں علم غزیر و باللہ التوفیق والیہ المصیر (10)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور عربی لغات

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ طَفَّ بِہٖ پڑنے کے معنیٰ میں استعمال کیا اور فرمایا حَتّٰی طَفَّ مِنْ جَوَانِبِھَا۔ اس پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"مجھے یہ فعل اور اس کا مصدر (۱) صحاح (۲) صراح (۳) مختار (۴) قاموس (۵) تاج العروس (۶) مفردات (۷) نہایہ

---

(9) تذکرہ علماے ہند، اردو از رحمٰن علی ص ۱۰۰/۱

(10) امام احمد رضا بریلوی، امام: فتاویٰ رضویہ، مکتبہ نعیمیہ، مراد آباد، ج ۱۲/ ص ۷ /۱۱۲ بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۱/ ناشر رضا اکیڈمی ممبئی

(۸) در نثیر (۹) مجمع البحار (۱۰) اور مصباح میں نہیں ملا۔ہاں قاموس میں صرف اتنا ہے کہ طف المکوک والاناء وطففہ وطفافہ وہ چیز جو اس برتن کے کناروں کو بھر دے "(11)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت آیت من آیات اللہ معجزۃ من معجزات رسول اللہِ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عربی زبان پر اس قدر عبور کامل تھا کہ ایک نامانوس لفظ دیکھتے ہی اسے غریب سمجھا اور اس کی غرابت پر لغات کی دس (۱۰/) مستند کتابوں کا حوالہ پیش کر دیا،اِن مآخذ میں عربی لغات بھی ہیں اور لغاتِ حدیث بھی۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کنز الکرامت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اکثر وبیشتر تصنیفات کے خطبوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور درود شریف کے ساتھ ساتھ وہ مسئلہ بھی بیان فرما دیتے ہیں جسے بعد ازاں تفصیلی دلائل کے بیان فرماتے ہیں۔صرف یہی نہیں بلکہ اکثر رسائل وتصنیفات کا ایسا حسین نام تجویز فرماتے ہیں جس سے نہ صرف واضح طور پر موضوع کی نشان دہی ہوتی ہے بلکہ حروفِ ابجد کے حساب سے سالِ تصنیف بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔

علامہ ابن کمال باشا نے فقہاء کے سات طبقے بیان کیے جن میں سے تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا ہے،یہ وہ فقہاء ہیں جو اصول وفروع میں اپنے امام کے پابند ہیں اور امام کے غیر منصوص احکام کا استنباط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں،اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ اور تحقیقاتِ جلیلہ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ وہ مجتہدین کے اسی طبقے میں شامل ہیں۔

---

(11) امام احمد رضا بریلوی،امام: جد الممتار (مطبعہ عزیزیہ، حیدر آباد دکن،ج/۱۱ ص ۱۲۹

چنانچہ آپ نے نوٹ کے احکام پر مبسوط رسالہ "کفل الفقیہ الفاھم" میں لکھ کر عرب و عجم کے علماء کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کر دیا-اسی طرح انگریزوں کی ایک کمپنی (روسر) جانوروں کی ہڈیاں جلا کر ان کی راکھ سے شکّر صاف کرتی تھی، یہ ایک نیا مسئلہ تھا جسے آپ نے اصولِ دینیہ کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا-اسی طرح جنسِ ارض کی تہتّر ۷۳/ قسمیں علماءِ متقدمین نے بیان کی تھیں جن میں آپ نے ایک سو سات ۱۰۷/ چیزوں کا اضافہ کیا،اور جن چیزوں سے تیمم نہیں ہو سکتا فقہامتقدمین نے سینتالیس ۴۷/ چیزیں گنوائی تھیں جبکہ آپ نے ان میں تہتّر ۷۳/ چیزوں کا اضافہ کیا-فتاویٰ رضویہ جلد اول کے بارے میں خود فرماتے ہیں:

"بظاہر اس (پہلی جلد) میں ایک سو چودہ ۱۱۴/ فتوے اور ۲۸/ رسالے ہیں مگر بحمد اللہ تعالیٰ ہزارہا مسائل پر مشتمل ہے جن میں صدہا وہ ہیں کہ اس کتاب کے سوا کہیں نہ ملیں گے " (12)

حکیم محمد سعید دہلوی، چیئرمین ہمدرد ٹرسٹ، پاکستان رقمطراز ہیں:

''میرے نزدیک ان کے فتاویٰ کی اہمیت اس لیۓ نہیں ہے کہ وہ کثیر در کثیر فقہی جزئیات کے مجموعے ہیں بلکہ ان کا خاص امتیاز یہ ہے کہ ان میں تحقیق کا وہ اسلوب و معیار نظر آتا ہے جس کی جھلکیاں ہمیں صرف قدیم فقہاء میں نظر آتی ہیں، میرا مطلب ہے کہ قرآنی نصوص اور سننِ نبویہ کی تشریح و تعبیر اور ان کے احکام کے استنباط کے لیۓ قدیم فقہاء جملہ علوم و وسائل سے کام لیتے تھے اور یہ خصوصیت مولانا کے فتاویٰ میں موجود ہے " (13)

(12) امام احمد رضا بریلوی، امام: فتاویٰ رضویہ، طبع بمبئی، ج ۱/ ص ۸۵۰

(13) محمد سعید دہلوی، حکیم: معارفِ رضا، کراچی، شمارہ نہم ۱۹۸۹/ ء ص ۹۹/ بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد اول ناشر رضا اکیڈمی ممبئی

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور علمِ طب

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ بالغ نظر مفتی ہیں جو احکامِ شرعیہ معلوم کرنے کے لئے تمام امکانی مآخذ کی طرف رجوع کرتے ہیں، ایک ماہر طبیب جب فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کرتا ہے تو بیش بہا طبّی معلومات دیکھ کر اسے حیرت ہوتی ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ کسی مفتی کی تصنیف پڑھ رہا ہے یا ماہر طبیب کی۔ چنانچہ جناب حکیم محمد سعید دہلوی لکھتے ہیں:

"فاضل بریلوی کے فتاویٰ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ احکام کی گہرائیوں تک پہنچنے کے لئے سائنس اور طب کے تمام وسائل سے کام لیتے ہیں اور اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ کس لفظ کی معنویت کی تحقیق کے لئے کن علمی مصادر کی طرف رجوع کرنا چاہئے، اس لئے ان کے فتاویٰ میں بہت سے علوم کے نکات ملتے ہیں، مگر طب اور اس علم کے دیگر شعبے مثلاً کیمیا اور علم الاحجار کو تقدم حاصل ہے اور جس وسعت کے ساتھ اس علم کے حوالے ان کے ہاں ملتے ہیں اس سے ان کی دقّتِ نظر اور طبّی بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے، وہ اپنی تحریروں میں صرف ایک مفتی نہیں بلکہ محقق طبیب بھی معلوم ہوتے ہیں، ان کے تحقیقی اسلوب و معیار سے دین و طب کے باہمی تعلق کی بھی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے " (14)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بحیثیت مرجع العلماء

یہ پہلو بھی لائق توجہ ہے کہ عام طور پر مفتیان کرام کی طرف عوام الناس رجوع کرتے ہیں اور احکامِ شرعیہ دریافت کرتے ہیں، فتاویٰ رضویہ شریف کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(14) محمد سعید دہلوی، حکیم: معارف رضا کراچی، شمارہ نمبر ۱۹۸۹ء ص ۱۰۰/ بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد اول، ناشر رضا اکیڈمی ممبئی

کی طرف رجوع کرنے والوں میں بڑی تعداد اُن حضرات کی ہے جو بجائے خود مفتی تھے، مصنف تھے، جج تھے یا وکیل تھے۔

مولانا خادم حسین فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے ایک مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے:

امام احمد رضا بریلوی ـــــ بحیثیت مرجع العماء

اس مقالہ میں انھوں نے فتاویٰ رضویہ شریف کی نو جلدوں (پہلی سے ساتویں اور دسویں گیارہویں جلد) کا مطالعہ پیش کیا ہے، ان کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان جلدوں میں چار ہزار پچانوے (۴۰۹۵/) استفتاء ہیں جن میں سے تین ہزار چونتیس (۳۰۳۴/) عوام الناس کے استفتاء ہیں اور ایک ہزار اکسٹھ (۱۰۶۱) استفتاء علماء اور دانشوروں کے پیش کردہ ہیں۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ استفتاء کرنے والوں میں ایک چوتھائی تعداد علماء اور دانشوروں کی ہے۔یہی وجہ ہے کہ عموماً اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دیتے وقت ہاں یا نہیں میں بات نہیں کرتے بلکہ دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلالت علمی کا یہ عالم تھا کہ انھیں جو عالم بھی ملا عقیدت و احترام سے ملا اور ہمیشہ کے لئے ان کا مدّاح بن گیا، حضرت علامہ مولانا محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، عظیم محدث اور عمر میں بڑے ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قدر والہانہ عقیدت و محبت و تعلق رکھتے تھے کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی تھی۔حضرت علامہ مولانا سراج احمد خانپوری صاحب اپنے دور کے جلیل القدر فاضل تھے اور علمِ میراث میں تو انھیں تخصّص حاصل تھا۔الزبدۃ السراجیہ لکھتے وقت ذوی الارحام کی صنف رابع کے بارے میں مفتیٰ بہ قول دریافت کرنے دیوبند، سہارنپور اور دیگر مراکز کی طرف رجوع کیا،

کہیں سے تسلّی بخش جواب نہ آیا، پھر انھوں نے وہی سوال بریلی شریف بھیجوادیا، ایک ہفتے میں انھیں جواب موصول ہو گیا جسے دیکھ کر ان کا دماغ روشن ہو گیا اور وہ تازیست اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی علیہ الرحمہ کے فضل و کمال اور تبحر علمی کے گُن گاتے رہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شدید اختلاف رکھنے والے بھی ان کی فقاہت و تبحر علمی کے قائل ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ امام احمد رضا فاضلِ بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ندوۃ العلماء کی صلح کلیت کا تعاقب اور رد کیا تھا، اس کے باوجود ندوہ کے ناظمِ اعلیٰ مولوی ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

" ان کے زمانے میں فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر آگاہی میں شاید ہی کوئی ان کا ہم پلہ ہو، اس حقیقت پر ان کا فتاویٰ اور ان کی کتاب کفل الفقیہ شاہد ہے جو انھوں نے ۱۳۲۳/ ھ میں مکہ معظمہ میں لکھی " (15)

گزشتہ سال مولانا کوثر نیازی ہندوستان گئے تو ندوۃ العلماء لکھنؤ بھی گئے، واپسی پر انھوں نے اپنے تاثرات میں ندوہ کے بارے میں لکھا کہ اس ہال میں ہندوستان کے ممتاز علماء کا امتیازی مقام واضح کرنے کے لئے چارٹس آویزاں کیے گئے تھے، چنانچہ علمِ فقہ میں ممتاز شخصیت کی حیثیت سے حضرت مولانا احمد رضا خاں کا نام لکھا ہوا تھا۔ (16)

تذکرہ و تاریخ کی کتابوں کا مطالعہ کیے بغیر یہ حقیقت آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے کہ اس دور میں بڑے بڑے فقہاء ہو کر گزرے

---

(15) (ابو الحسن علی ندوی: نزہتہ الخواطر (نور محمد کراچی) ج ۸/ ص ۴۱

(16) کوثر نیازی: مشاہدات و تاثرات، روزنامہ جنگ لاہور، ۱۱/ دسمبر ۱۹۸۹ء

ان سب میں ممتاز فقیہ کے طور پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام منتخب کرنا اور وہ بھی ان کے مخالفین کی طرف سے، ان کے فضل و کمال کی بہت بڑی دلیل ہے

اَلْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ
(فضیلت وہ ہے جس کی گواہی مخالفین بھی دیں)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں بہت سی مجتہدانہ خصوصیات پائی جاتی ہیں اور ان کے بیان واستدلال میں واضح طور پر اجتہاد کی جھلک دکھائی دیتی ہے، اس کے باوجود وہ تکبّر اور عُجب کی زد میں نہیں آتے، وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ میں مجتہد ہوں اور براہِ راست کتاب وسنت سے استدلال کرتا ہوں، بلکہ وہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد کی حیثیت سے فتویٰ دیتے ہیں اور مذہب حنفی کی تائید وحمایت میں ہی دلائل فراہم کرتے ہیں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں وہ اپنے فتاویٰ کی حیثیت کا تعیّن کس انداز میں کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

" فتوے کی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقیہ (۲) عرفیہ، فتوائے حقیقیہ تو یہ ہے کہ تفصلی دلیل کی معرفت کی بنا پر فتویٰ دیا جائے، ایسے حضرات کو اصحابِ فتویٰ کہا جاتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے فقیہ ابو جعفر اور فقیہ ابو اللیث اور ان جیسے دیگر فقہاء رحمھم اللہ تعالیٰ نے یہ فتویٰ دیا، فتوائے عرفیہ یہ ہے کہ ایک عالم امام کی تقلید کرتے ہوئے اس کے اقوال بیان کرے اور اسے تفصیلی دلیل کا علم نہ ہو، جیسے کہا جاتا ہے ابن نجیم، غزی، طوری کے فتاویٰ اور فتاویٰ خیریہ، اسی طرح زمانے اور مرتبے میں مؤخر فتاویٰ کو فتاویٰ رضویہ تک گنتے چلے جائیے، اللہ تعالیٰ اس فتاویٰ کو باعثِ خوشنودی اور پسندیدہ بنائے۔ آمین۔ (17)

(17) ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جلد اول ناشر رضا اکیڈمی ممبئی ص ۳۸۵

انھوں نے کثیر مقامات میں اکابر فقہاء متقدمین سے اختلاف کیا ہے لیکن کیا مجال ہے کہ ان کی شان میں بے ادبی کا کوئی کلمہ کہہ دیں یا ایسا کلمہ جو ان کے شایانِ شان نہ ہو، وہ اپنی تنقید اور گرفت کو معروضہ یا تطفّل (بچپنے) سے تعبیر کرتے ہیں، آج بعض علماء کو اللہ تعالیٰ نے وسعت علمی عطا فرمائی ہے تو وہ بزرگوں کے بارے ایسا لب و لہجہ اختیار کرتے ہیں جیسے کسی طفلِ مکتب سے ہم کلام ہوں، یہ رویہ کسی طرح بھی قابلِ تحسین نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور ذوقِ شعر و سخن

تحقیقاتِ علمیہ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی علیہ الرحمہ کا بہت بلند ترین مقام تو اہلِ علم کے نزدیک مسلّم ہی ہے شعر و ادب میں بھی وہ قادر الکلام اساتذہ کی صف میں شامل ہیں۔ جامعہ ازہر مصر کے ڈاکٹر محی الدین الوائی نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ علمی موشگافیاں کرنے والا محقق نازک خیال ادیب اور شاعر بھی ہو سکتا ہے۔ (18)

متبنی ادبِ عربی کا مسلّم اور نامور شاعر ہے، وہ کہتا ہے۔

أَزُوْرُهُمْ وَسَوَادُ اللَّيْلِ يَشْفَعُ لِيْ

وَأَنْثَنِيْ وَبَيَاضُ الصُّبْحِ يُغْرِيْ بِيْ

(یعنی میں اس حال میں محبوبوں کی زیارت کرتا ہوں کہ رات کی سیاہی میری سفارش کرتی ہے اور اس حال میں لوٹتا ہوں کہ صبح کی سفیدی میرے خلاف برانگیختہ کرتی ہے)

---

(18) احمد رضا بریلوی، امام: فتاویٰ رضویہ، رضا اکیڈمی، بمبئی، ج ۱۱ ص ۳۵۸

کہتے ہیں کہ یہ شعر متبنی کے اشعار کا امیر ہے کیونکہ اس کے پہلے مصرعے میں پانچ چیزوں کا ذکر ہے اور دوسرے مصرعے میں ان کے مقابل پانچ چیزوں کا اسی ترتیب سے ذکر ہے۔

پہلا مصرع: (۱) زیارت (۲) سیاہی (۳) رات (۴) سفارش (۵) لی (میرے حق میں)

دوسرا مصرع: (۱) واپسی (۲) سفیدی (۳) صبح (۴) برانگیختہ (۵) بِی (میرے خلاف)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شعر ملاحظہ ہو، معنوی بلندی اور پاکیزگی کے ساتھ ساتھ شاعرانہ نقطۂ نظر سے کتنا زوردار ہے

پہلے مصرعے میں بجائے پانچ کے چھ چیزوں کا ذکر ہے اور ان کے مقابل دوسرے مصرعے میں بھی چھ چیزیں ہی مذکور ہیں، اور لطف یہ ہے کہ غزل نہیں بلکہ نعت ہے جہاں قدم قدم پر احتیاط لازم ہے۔

حُسنِ یُوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

پہلا مصرع: (۱) حسن (۲) انگشت (۳) کٹیں (غیر اختیاری عمل تھا) (۴) عورتیں (۵) مصر (۶) کٹیں، سے ایک بار کا پتہ چلتا ہے۔

دوسرا مصرع: (۱) نام (۲) سر (۳) کٹاتے (اختیاری عمل ہے) (۴) مرد (۵) عرب (۶) کٹاتے ہیں، سے استمرار معلوم ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی علیہ الرحمہ نے اصنافِ شعر و سخن میں حمدِ باری تعالیٰ، نعت اور منقبت کو منتخب کیا، قصیدہ معراجیہ، قصیدۂ نور اور مقبولیتِ عامہ حاصل کرنے والا اسلام۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ان کی تمام تصانیف کی بنیاد، اسلام اور داعیِ اسلام سیدنا الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گہری وابستگی پر ہے، اسلامیانِ ہند وپاک کے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ بسانے میں انھوں اہم کردار ادا کیا۔

امام احمد رضا کو کون نہیں جانتا

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب جانتے اور پہچانتے ہیں کہ وہ ۱۰/ شوال المکرم ۱۲۷۲/ ھ مطابق ۱۴/ جون ۱۸۵۶/ ء کو بریلی شریف (بھارت) میں پیدا ہوئے اور ۲۵/ صفر المظفر ۱۳۴۰/ ھ مطابق ۲۸/ اکتوبر ۱۹۲۱/ ء کو بریلی شریف میں ہی وصال فرمایا۔ تقریباً ۱۴/ برس کی عمر شریف میں درسِ نظامی سے فارغ ہوئے اور ان کا شمار علمائے کرام میں ہونے لگا، وہ معقولات ومنقولات کے فاضلِ جلیل اور اپنے دور کے عبقری علمی شخصیت تھے۔ پچپن علوم وفنون میں مہارت تامّہ حاصل تھی انھوں نے ہر فن میں علمی یادگار چھوڑی ہے۔ ان کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ ان کا ترجمۂ قرآن کَنْزُالْاِیْمَانِ فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰنِ (۱۳۳۰/ ھ ۱۹۱۱/ ء) اردو تراجم کے سارے ذخیرے میں امتیازی شان رکھتا ہے۔ یہ نہ کسی ترجمہ کا ترجمہ ہے اور نہ ترجموں کی ترجمانی۔ بلکہ یہ تو براہ راست قرآن سے قرآن کا ترجمہ ہے۔ تفسیر میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان یہ تھی کہ صرف سورۂ والضحیٰ کی چند آیتوں کی تفسیر ۶۰۰/ صفحات سے بھی تجاوز کر گئی۔ زندگیاں ملتیں تو وہ تفسیر لکھتے ایک زندگی تو تفسیر کے لئے کافی نہ تھی۔ علمِ حدیث میں ان کا یہ مقام کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ مولانا رحمٰن علی، امام احمد رضا خاں فاضل بریلی علیہ الرحمہ کی تصنیف اَلرَّوْضُ الْبَہِیْجِ فِیْ اٰدَابِ التَّخْرِیْجِ (۱۲۹۶/ ھ) کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر اس فن میں پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تو پھر

امام احمد رضا خاں فاضل بریلی کو اس فن کا موجد کہا جائے گا۔ مسلکِ دیوبند کے مولوی نظام الدین احمد پوری (سابق ریاست بہاولپور، پاکستان) کو جب فن حدیث میں امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِیُ فِیْ مَعْنیٰ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ (۱۳۱۳/ھ ۱۸۹۵/ء) کے منازل حدیث سے متعلق ابتدائی اوراق سنائے گئے تو انھوں نے حیرت سے کہا۔ یہ سب منازلِ فہمِ حدیث مولانا کو حاصل تھے؟ افسوس میں ان کے زمانے میں رہ کر بے خبر و بے فیض رہا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس شان کے محدث اعظم تھے اسی شان کے فقیہِ اعظم بھی تھے۔ صاحبِ نزہتہ الخواطر، عبد الحی، (ناظمِ ندوہ) کی رائے میں جزئیاتِ فقہیہ پر امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو عبور حاصل تھا وہ ان کے معاصر علماء میں کسی کو حاصل نہ تھا۔

امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلی کا مجموعۂ فتاویٰ اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّةُ فِیْ فَتَاوٰی الرَّضْوِیَّةِ ان کی فقاہت پر گواہ ہے۔ ماہرینِ قانون میں ڈاکٹر محمد اقبال اور بمبئی ہائی کورٹ کے پارسی جج پروفیسر ڈی ایف ملّا نے فتاویٰ رضویہ شریف کو سراہا ہے اور اسے عظیم شاہکار قرار دیا ہے اور علمائے عرب و عجم نے تو دل کھول کر تعریف کی اور انھیں اس صدی کا مجدد قرار دیا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دار الافتاء میں برّ اعظم ایشیا، برّ اعظم یورپ، برّ اعظم امریکہ، برّ اعظم افریقہ سے استفتا آتے تھے اور ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جایا کرتے تھے۔ یہ امتیاز، یہ مقبولیت، یہ مرجعیت صرف اور صرف امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل تھی۔ علمائے دین، مفتیانِ شرع متین اور قاضیانِ عدالت سب ان سے مستفید ہوتے تھے۔ معقولات و منقولات میں انھوں نے حیرت انگیز کارنامے انجام دیے۔

انھوں نے عربی میں تحقیقی مقالہ اَلدَّوْلَةُ الْمَكِّيَّةُ بِالْمَادَّةِ الْغَيْبِيَّةِ (۱۳۰۲/ھ ۱۹۰۵/ء)

پیش کر کے علمائے عرب کو حیرت میں ڈال دیا۔ ریاضی کا ایک لاینحل مسئلہ حل کر کے مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (بھارت) کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین کو متحیر کر دیا اور وہ بے ساختہ پکار اٹھے کہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی " نوبل پرائز " کے مستحق ہیں۔ قصیدہ معراجیہ لکھ کر ادیبوں اور شاعروں کو انگشت بدنداں کر دیا۔ ادب کی نازک خیالیوں اور سائنس کی موشگافیوں کو اپنی ذات میں جمع کر کے ازہر یونیورسٹی، قاہرہ (مصر) کے پروفیسر محی الدین الوائی کو حیرت میں ڈال دیا۔ (19)

مُلکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلَّم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

امام احمد رضا کے پیکر علمی کا معقولاتی پہلو

دور جدید کے لئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیکر علمی کا معقولاتی پہلو بھی نہایت اہم اور دلچسپ ہے۔ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تحقیقات و تصنیفات میں قدیم و جدید فلسفیوں اور سائنسدانوں کی تحقیقات و تخلیقات کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے اور علمی گرفتیں بھی کی ہیں۔ مثلاً ابن سینا، نجم الدین علی بن القزوینی، شمس الدین محمد بن مبارک میرک بخاری، امام غزالی، عبد الرحمٰن احمد الایجی، سعد الدین بن مسعود محمد تفتازانی، نصیر الدین بن جعفر بن محمد طوسی، عبد اللہ بن عمر بیضاوی، ملّا محمد جونپوری، آئزک نیوٹن، البرٹ، آئن اسٹائن وغیرہ وغیرہ۔

---

(19) رہبر و رہنما: ملخص

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "فوز مبین در رد حرکت زمین" (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) میں لکھ کر نظریۂ کشش ثقل، نظریۂ حرکت زمین پر فاضلانہ بحث کی ہے۔دور جدید کے بعض مغربی اور مشرقی فلسفیوں اور سائنسدانوں نے بھی ان نظریات میں کلام کیا ہے اور اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں مختلف نتائج اخذ کیے ہیں۔سائنسی علوم میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گہرائی کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ (۱۹۱۹ء) میں ایک امریکی ہئیت داں پروفیسر البرٹ ایف پورٹا نے پیشگوئی کی کہ ۱۷/ دسمبر (۱۹۱۹ء) کو آفتاب کے سامنے بعض سیاروں کے جمع ہونے اور کشش کے نتیجہ میں ممالک متحدہ امریکہ میں قیامت صغریٰ آئے گی۔جب اس پیش گوئی کے بارے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رائے لے گئی تو انھوں نے اسے لغو قرار دیا اور اس کے جواب میں ایک فاضلانہ علمی مقالہ " معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین " (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) میں تصنیف فرمایا۔ ۱۷/ دسمبر (۱۹۱۹ء) کو سارے عالم نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مخزن علم و حکمت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کہا تھا حرف بحرف صحیح ثابت ہوا اور امریکی ہئیت داں کی پیشگوئی باطل ٹھہری۔مغربی دنیا پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ پہلی کامیابی تھی۔معقولات میں امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف کو سمجھنے والے بھی اب نہ رہے۔شاذ و نادر ہی کہیں ہوں تو ہوں۔جدید فلسفی اور سائنسداں بھی عربی و فارسی زبانوں اور علمی اصطلاحات سے واقف نہیں اس لیے ان کا سمجھنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے، یہی وجہ تھی کہ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین نے مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) سے ایک ماہر فن امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ امام حمد رضا خاں فاضل بریلی سے مطالب و مفاہیم سمجھ کر انگریزی میں لکھتا جائے مگر یہ سلسلہ زیادہ دیر نہ چل سکا

اور بات نا مکمل رہ گئی ورنہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیقات انگریزی میں منتقل ہو جاتیں تو آج اہل علم محروم نہ رہتے۔

(صاحب رہبر و رہنما، کے مطابق اقبال اوپن یونیورسٹی کے سابق استاد پروفیسر ابرار حسین فوز مبین کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں اور حواشی بھی تحریر کر رہے ہیں)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برق رفتاری سے سوچتے تھے۔ان کا رہوار فکر اپنے زمانے سے آگے دوڑتا تھا۔ان کی یہ خصوصیت قابل توجہ بھی ہے اور لائق تحقیق بھی ۔انھوں نے ریاضیات میں اپنے الگ قوانین وضع کیے اور ضابطے تحریر کیے وہ یگانۂ روزگار بھی تھے اور عبقری شخصیت بھی۔ (20)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معقولات ومنقولات کے امام تو تھے ہی مگر وہ ایک سچے پکے مسلمان اور عاشقِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) بھی تھے۔اور انہی عقائد پر کاربند تھے " جو حضور پرنور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابۂ کرام وتابعین اور سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت ہیں " ۔انھوں نے اپنی طرف سے نہ کوئی عقیدہ ایجاد کیا اور نہ کسی نئے فکر اور نظریے کی بنیاد رکھی۔وہ قرآن وحدیث کے متبحر عالم تھے، ایسا کیوں کر سکتے تھے۔انھوں نے آدم علیہ السلام وابلیس لعین کے واقعہ سے یہ سبق سیکھا کہ زعم توحید میں اللہ کے محبوبوں سے منہ نہ موڑنا چاہیے۔ابلیس لعین نے منہ موڑا اور دنیا وآخرت میں رسوا وذلیل ہوا۔

---

(20) رہبر و رہنما: ملخص

حضرت آدم علیہ السلام کے آگے جھکنا خدا کے آگے جھکنا ہے۔اور ان سے منہ موڑنا خدا سے منہ موڑنا ہے۔ابلیس لعین یہ نکتۂ توحید اور رمز محبت نہ سمجھا اور ہمیشہ ہمیش کے لیے مردود ٹھہرا۔اللہ کے محبوبوں کی شان ہی نرالی ہے۔ان کے عصا کی یہ شان ہے کہ پتھر پر پڑے تو چشمے پھوٹ پڑیں اور پیاسے سیراب ہو جائیں۔دریا پر پڑے تو راستہ پیدا ہو جائے اور قافلوں کے قافلے دریا پار کر لیں۔ان کے پیرہن کی یہ شان ہے کہ چہرے پر ڈالا جائے تو بے نور آنکھیں منور کر دے۔ان کے نقشِ پا کی یہ شان کہ قیامت تک کے لیے محفوظ کر دیا جائے اور سجدہ گاہ بنالیا جائے۔اور محبوبوں کے محبوب سرکار دوعالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کیا ہوگی جن کا ذکر زبور میں، جن کا ذکر انجیل میں، جن کا ذکر توریت میں۔جن کا ذکر ویدوں میں، جن کا ذکر اپنشدوں میں، جن کا ذکر پرانوں میں، جن کا ذکر ژنداوستا میں۔ان کا ذکر اللہ نے بلند کیا۔کون جانے کب سے بلند کیا۔کون سمجھے کہاں تک بلند کیا۔بلندیاں ان کے سامنے ہیں۔بلندیاں ان کے قدم چوم رہی ہیں۔اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بلند مرتبت ہستی کے کمالات کو سارے عالم کے سامنے پیش کیا۔یہ ان کا عظیم کارنامہ ہے۔

انھوں نے شُمُوْلُ الْاِسْلَامِ لِاٰبَاءِ الرَّسُوْلِ الْکِرَامِ (۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء/) لکھ کر آپ کے آباء واجداد کی عظمتوں کو اجاگر کیا۔

نُطْقُ الْهِلَالِ بِاَرْخِ وِلَادِ الْحَبِیْبِ وَالْوِصَالِ (۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ اس جانِ جاں نے رخ زیبا سے نقاب کب اٹھائی اور رخ زیبا پر نقاب کب ڈالی۔

اَلنَّعِیْمُ الْمُقِیْمُ فِیْ فَرْحَةِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ (۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ یومِ ولادت باسعادت خوشیاں منانے کا دن ہے،شادیاں رچانے کا دن ہے۔

اَلْعَرُوْسُ الْاَسْمَاءُ الْحَسْنَاءُ فِیْمَا لِنَبِیِّنَا مِنَ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

(۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ اس محبوب دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک دو نہیں، ایک ہزار سے زیادہ نام ہیں۔

فِقْہُ شَھَنْشَاہ وَاَنَّ الْقُلُوْبَ بِیَدِ الْمَحْبُوْبِ بِعَطَاءِ اللہِ

(۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ اس تاجدارِ دو جہاں کو شہنشاہ بھی کہیے تو سجتا ہے

مُنِیْرُ الْعَیْنَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْھَامَیْنِ

(۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ اس محبوب رب العٰلمین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے نام نامی پر عشاق بے تابانہ اپنے انگوٹھے چومیں تو باعثِ خیر و برکت ہے۔

تمہید ایمان بآیات قرآن

(۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۵ء/) لکھ کر مقاماتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیر کرائی اور یہ بتایا کہ ان کی جناب میں ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے -

سَلْطَنَۃُ الْمُصْطَفٰی فِیْ مَلَکُوْتِ کُلِّ الْوَرٰی

(۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء/) لکھ کر آپ کے اختیار و اقتدار کا نظارہ دکھایا۔

اِجْلَالُ جِبْرِیْلَ لِجَعْلِہٖ خَادِمًا لِلْمَحْبُوْبِ الْجَلِیْلِ

(۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۰ء/) لکھ کر بتایا کہ ان کے دربار عالی کی یہ شان ہے کہ جبریل امین خادمانہ حاضر ہوتے ہیں۔

مُنْیَۃُ اللَّبِیْبِ اَنَّ التَّشْرِیْعَ بِیَدِ الْحَبِیْبِ

(۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء/) لکھ کر بتایا کہ شان اقدس یہ ہے کہ جس کو حرام کر دیں، حرام ہو جائے۔ جس کو حلال کر دیں حلال ہو جائے۔

اَلْمَوْهِبَةُ الْجَدِیْدَۃُ فِیْ وُجُوْدِ الْحَبِیْبِ فِیْ مَوَاضِعَ عَدِیْدَۃٍ

(۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ ان کی محبوبیت کی یہ شان ہے کہ ان کا عاشق جہاں یاد کرتا ہے، موجود پاتا ہے۔

اَللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْنُ فِیْ عِلْمِ الْبَشِیْرِ بِمَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ

(۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء/) لکھ کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی وسعتوں اور پہنائیوں کو بیان کیا۔

صِلَاتُ الصَّفَافِیْ نُوْرِ الْمُصْطَفٰی

(۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء/) لکھ کر نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جلوہ دکھایا۔

ھُدَی الْحَیْرَانِ فِیْ نَفْیِ الْفَیْءِ عَنْ شَمْسِ الْاَکْوَانِ

(۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ اس پیکر نور کا سایہ نہ تھا

مُبِیْنُ الْھُدٰی فِیْ نَفْیِ اِمْکَانِ الْمُصْطَفٰی

(۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارے عالم میں یگانہ ویکتا ہیں، ان جیسا ہونا ممکن ہی نہیں۔

تَجَلِّی الْیَقِیْنِ بِاَنَّ نَبِیَّنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ

(۱۳۰۵ھ/ ۱۸۸۷ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار انبیا ہیں۔(21)

---

(21) رہبر ورہنما: ملخص

جَزَاءُ اللّٰہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِہٖ خَتْمَ النُّبُوَّۃِ

(۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ سردار انبیاء خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی رسول۔

مُنَبِّہُ الْمُنْیَۃِ لِوُصُوْلِ الْحَبِیْبِ اِلَی الْعَرْشِ وَالرُّؤْیَۃِ

(۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ تاجدار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش پر گئے اور دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے۔

جُمَانُ التَّاجِ فِیْ بَیَانِ الصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْمِعْرَاجِ

(۱۳۰۶ھ / ۱۹۰۲ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ واقعہ معراج سے پہلے جان جہاں کیسے نماز پڑھتے تھے۔

اِعْتِقَادُ الْاَحْبَابِ فِی الْجَمِیْلِ وَالْمُصْطَفٰی وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ

(۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۰ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ سواد اعظم اہل سنت، اللہ تعالیٰ، مصطفیٰ آلِ مصطفیٰ اور اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔

بَدْرُ الْاَنْوَارِ فِیْ اٰدَابِ الْاٰثَارِ

(۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء/) لکھ کر یہ بتایا کہ عاشق کے لیے محبوب کی نشانیاں کتنی پیاری ہوتی ہیں اور اس کے آداب کیا ہوتے ہیں۔

اَلْکَوْکَبَۃُ الشَّہَابِیَّۃِ

(۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء/) لکھ کر عظمت وناموس مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ کرنے والوں کو للکارا اور گستاخانِ رسول کا منہ بند کیا۔

حدائق بخشش (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء/) لکھ کر اس جان جاں کے اس انداز سے گیت گائے کہ سارا چمن چہچہانے لگا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قلم زندگی بھر سیرۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چلتا رہا۔ انھوں نے سیرت کے ایک ایک گوشے پر مستقل رسالے تصنیف فرمائے اور وہ تحقیق فرمائی جو کتب سیرت میں نظر نہیں آتی۔ انھوں نے سیرت ہی کو اپنا محور قلم بنایا۔ محبوب خدا کی ایک ایک خوبی کو اس طرح روشن کیا کہ اس کی روشنی سے ماحول جگمگانے لگا۔ اور ہر زبان ان کے گن گانے لگی۔ سیرت لکھنے والوں نے بہت سی کتابیں لکھیں لیکن جو تاثیر امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم میں نظر آئی اور جو زندگی ان کی تحریروں میں دیکھی گئی کہیں نہیں دیکھی گئی۔ انھوں نے نظم و نثر دونوں میں سیرت کو اجاگر کیا۔ ان کا مشہور و معروف سلام جو ذوق و شوق سے مشرق و مغرب میں پڑھا جاتا ہے، قصیدۂ نعتیہ ہی نہیں بلکہ سیرت پر ایک کتاب ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موضوع محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس شخصیت ہی رہی۔ اس سے کسی کو انکار نہیں۔ وہ عالم اسلام میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمبردار تھے۔ ان کی زندگی عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عبارت تھی۔ اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہمارے دردوں کا مداوا اور ہمارے دکھوں کا علاج ہے۔ اور کوئی علاج نہیں۔ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار تھی کہ دلوں کو عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آباد کرو۔

امام حمد رضا علیہ الرحمہ کا قوتِ حافظہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۴۰۰/ چودہ سو سالوں کی کتابوں کے حافظ تھے۔

چنانچہ محدثِ اعظم ہند حضرت العلام ابو حامد سید محمد کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیلِ جواب کے لیے جزئیاتِ فقہ کی تلاشی میں جب علماء تھک جاتے تھے تو علماء ، فقہا ، مفتیانِ کرام اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں آکر عرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اسی وقت آپ فرمادیتے کہ " ردالمحتار " جلد نمبر فلاں صفحہ ، نمبر فلاں ، سطر نمبر فلاں میں ان الفاظ کے ساتھ جزئیہ موجود ہے " درمختار " کے فلاں صفحہ پر فلاں سطر میں عبارت یہ ہے " عالمگیری " بقید جلد و صفحہ و سطر یہ الفاظ موجود ہیں - " ہندیہ میں خیریہ میں " مبسوط " میں ایک ایک کتاب فقہ کی اصل عبارت مع صفحہ و سطر بتادیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وہی صفحہ و سطر و عبارت پاتے جو زبان اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہوا ہوتا تھا - اس کو ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خداداد قوتِ حافظہ سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکیت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۴۰۰/ چودہ سو سال کی کتابیں حفظ تھیں - (22)

حضرت علامہ و مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ : ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا کہ : " بعض ناواقف حضرات میرے نام کے ساتھ "حافظ " بھی لکھ دیا کرتے ہیں حالانکہ میں اس منصب کا اہل نہیں ہوں ، لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر کوئی حافظ صاحب کلامِ پاک کا ایک پارہ پڑھ کر سنادیا کرے تو وہ دوبارہ مجھ سے سن لے - چنانچہ طے پایا اور عشاء کے وضو فرمانے کے بعد جماعت سے قبل اس کے لیے نشست شروع کردی گئی اور آپ نے تیس 30/ دنوں میں

(22) ملخصًا حیات اعلیٰ حضرت ج 1/ ص 210/ مکتبۃ المدینہ ' باب المدینہ کراچی ' بحوالہ ملفوظات اعلیٰ حضرت ح 1/ ص 29/ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی دعوت اسلامی

تیسوں پارے زبانی سنا دیے نیز فرمایا، الحمد للہ ! ہم نے کلامِ پاک ترتیب سے یاد کر لیا - اور یہ اس لیے کہ بندگانِ خدا کا کہنا غلط نہ ہو - سبحان اللہ ! صداقت شعار بندوں کا کیا کہنا - اور مکمل حفظ القرآن کا وقت تخمینۃً سات گھنٹے بنتا ہے -

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھوٹی عمر میں سات دنوں میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا جبکہ امام شافعی اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہما الرحمہ نے تین تین ماہ کی مدت میں قرآن مجید حفظ کیا، نیز حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے بھی اتنی ہی مدت میں قرآن کریم کو یاد فرما لیا جب انھیں جہانگیر بادشاہ نے قلعہ گوالیار میں قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار کر رکھا تھا، فقیہ اعظم حضرت علامہ الحاج ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ بانی دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور فرماتے ہیں کہ امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حافظہ کے بعد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے حافظہ کی مثال نہیں ملتی، آپ کی قوتِ حافظہ واخذ لاجواب تھی، فتاویٰ رضویہ شریف آپ کی قوتِ حافظہ پر شاہد عدل ہے - (23)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور دادا حضور کی پیش گوئیاں

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ جس وقت اعلیٰ حضرت قبلہ بطن مادر میں تھے، آپ کے والد ماجد صاحب نے ایک بہت ہی عجیب خواب دیکھا، جس کی وجہ سے کچھ پریشانی سی لاحق ہوئی - رات بھر اس خواب کی فکر میں رہے، اور صبح اٹھے تو بھی اس کی تشویش باقی تھی - صبح حضرت سراپا فیض و برکت علامہ مولانا رضا علی خان صاحب (اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ) سے خواب بیان فرمایا - حضرت ممدوح نے فرمایا : " یہ مبارک خواب ہے "

---

(23) ماخوذ: فتاویٰ رضویہ ،ج 30/ ص 17/ ملخص

بشارت ہو کہ پروردگار عالم تمہارے نطفہ سے ایک فرزند عطا فرمائے گا، جو علم کا دریا بہائے گا، جس کا شُہرہ مشرق و مغرب میں پھیلے گا -

جناب علی محمد خان صاحب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے بھانجے فرماتے تھے کہ میری والدہ مرحومہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی بڑی بہن تھیں - وہ فرماتی تھیں کہ جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے تو میرے والد، ان کو جناب دادا صاحب قدس سرہ کی خدمت میں لے گئے - دیکھ کر گود میں لیا اور فرمایا : یہ میرا بیٹا بہت بڑا عالم دین ہو گا , اور جب منجھلے میاں مولوی حسن رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے ان کو دیکھ کر فرمایا : یہ میرا بیٹا مستان ہو گا -

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا تاریخی نام المختار ہے - حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی سنِ ولادت مکتوبات شریف میں حسبِ ذیل آیہ کریمہ سے استخراج فرمایا ہے-

اولئك کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منه

حسن اتفاق کہ اس وقت آفتاب منزل غفر میں تھا، جو اہل نجوم کے نزدیک بہت ہی مبارک ساعت ہے - ولنعم من قال

دنیا ، مزار ، حشر ، جہاں ہیں غفور ہیں
ہر منزل اپنے ماہ کی منزل غفر کی ہے

ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم میں ہے : ولادت کی تاریخ اس آیہ کریمہ میں ہے-

اولئك کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منه

جس کا ترجمہ یہ ہے : یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا ہے، اور اپنے طرف کی روح سے اس کی مدد فرمائی ہے

اور اس کا صدر یہ یہ ہے :

لاتجد و قوما یؤ منون باللہ و الیوم الاٰخر یو آدّون من حادّ اللہ و ر سولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم

جس کا ترجمہ یہ ہے: " نہ پائیں گے آپ ان لوگوں کو جو اللہ ور سول اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اللہ ور سول کے مخالفوں سے دوستی رکھیں اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کی اولاد یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے ہی کے کیوں نہ ہوں

اور اسی کے متصل فرمایا

اولئك کتب فی قلوبھم الایمان

بحمد اللہ تعالیٰ! بچپن سے مجھے نفرت ہے اعداء اللہ سے - اور میرے بچوں کو بھی بفضل اللہ تعالیٰ عداوتِ اعداء اللہ گھٹی میں پلادی گئی ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہ وعدہ بھی پورا ہوا

اولئك کتب فی قلوبھم الایمان ، بحمد اللہ

اگر میرے قلب کے دو ٹکڑے کیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہو گا لاالٰہ الا اللہ دوسرے پر لکھا ہو گا محمد رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور بحمد اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب پر ہمیشہ فتح و ظفر حاصل ہوئی، رب العزت جل جلالہ نے روح القدس سے تائید فرمائی، اللہ تعالیٰ پورا فرمائے

ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا رضی اللہ عنھم و رضوعنہ اولئك حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون

ترجمہ : اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں، ان میں ہمیشہ رہیں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے - (24)

---

(24) حیاتِ اعلیٰ حضرت پر ایک نظر اول ص: 9/ و ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ 410/ و 411

دورِ حاضر میں سنی اور وہابی کی پہچان کیسے کریں

علمائے حق اہل سنت و جماعت کے نزدیک اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کنزالکرامت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھنا سنیت کی علامت ہے اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جلنا اور بغض رکھنا بد دین ہونے کی پہچان ہے -

حضرت علامہ و مولانا قادر بخش سہسرامی جو ایک بہت ہی مشہور عالمِ دین اور زبردست مقرر تھے ایک مرتبہ رجہت (صوبہ بہار) کے سنی مسلمانوں نے حضرت علامہ سہسرامی کو اپنے یہاں تقریر کے لیے بلایا تقریر کے بعد کھانا کھانے کے لیے جب علامہ سہسرامی بیٹھے تو کسی نے پوچھا کہ حضرت سنّی اور وہابی کی کیا پہچان ہے ؟ ایسی بات بتا دیجئے کہ جس کے ذریعہ ہم لوگ بھی سنّی اور وہابی کو پہچان سکیں کوئی بڑی علمی بات نہ ہو - علامہ سہسرامی نے فرمایا کہ ایسا عمدہ اور کھرا قاعدہ آپ لوگوں کو بتا دیتا ہوں کہ اس سے اچھا ملنا مشکل ہے - آپ لوگ جب کسی کے بارے میں معلوم کرنا چاہیں کہ سنّی ہے یا وہابی تو اس کے سامنے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کنزالکرامت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ چھیڑ دیجئے اور اس کے چہرے کو بغور دیکھئے اگر چہرے پر بشاشت اور خوشی کے آثار دکھائی پڑیں تو سمجھ لیجئے کہ سنّی ہے - اور اگر چہرے پر پژمردگی اور کدورت دیکھئے تو سمجھ جائیے کہ وہابی ہے اور اگر وہابی نہیں تو جب بھی کسی قسم کی بے دینی ضرور ہے -

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی " کی زندہ تصویر تھی - اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت رکھنے والے کو آپ اپنا عزیز سمجھتے

اور اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دشمن کو اپنا دشمن جانتے اپنے مخالف سے کبھی کج خلقی سے پیش نہ آئے ۔
اور خوش اخلاقی یہ عالم تھا کہ جس سے ایک بار کلام فرمایا اس کے دل کو گرویدہ بنالیا کبھی دشمن سے بھی سخت کلامی نہ فرمائی ہمیشہ حلم سے کام لیا لیکن دین کے دشمن سے کبھی نرمی نہ برتی ۔

تشدّد کاالزام

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخلاص وللّٰہیت کے پیکر تھے انھوں نے قرآن وحدیث اور ائمۂ اسلام کے ارشادات کی روشنی میں بغیر کسی رورعایت کے فتاوے صادر فرمائے، روافض اور قادیانیوں کے خلاف آپ کے فتووں کو دیوبندی مکتبِ فکر کے لوگ بھی اپنی تائید اور حمایت کے ساتھ شائع کرتے ہیں اور انھیں تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ علماء دیوبند کے خلاف ان کے فتووں کو قابلِ التفات نہ گردانا جائے ؟ دراصل بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم ضروریات دین میں سے ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی اور توہین کفر ہے، اس پر بریلوی اور دیوبندی دونوں متفق ہیں ۔
حسین احمد مدنی نے لکھا کہ :
"حضرت مولانا گنگوہی...... فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیتِ حقارت نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے"(26)

(26) حسین احمد مدنی، الشہاب ثاقب، ص 57/

اختلاف اس وقت پیدا ہوا جب اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علماءِ دیوبند کی بعض عبارات پر گرفت کی اور انھیں حرمین شریفین کے علماء کے سامنے پیش کر کے ان سے دریافت کیا کہ یہ عبارات رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہیں اور ان کا قائل کافر ہے یا نہیں؟ پینتیس علمائے حرمین شریفین نے فتویٰ دیا کہ یہ عبارات کفریہ ہیں اور ان کے قائل کافر ہیں - اب چاہئے تو یہ تھا کہ ان چند سطری عبارات کو حذف کر دیا جاتا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی جاتی، لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوا، اور وہ کتابیں ان عبارات سمیت آج تک چھپ رہی ہیں، متحدہ پاک وہند کے اڑھائی سو سے زیادہ علماء ومشائخ نے اس فتوے کی تصدیق کی، دیکھئے الصوارم الھندیہ از مولانا حشمت علی خاں رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ -

یہ فتویٰ علمائے دیوبند سے ذاتی مخاصمت کی بنا پر نہیں بلکہ ناموسِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت کی خاطر دیا تھا، مرتضیٰ حسن دربھنگی ناظمِ تعلیمات شعبۂ تبلیغ دارالعلوم دیوبند نے اس فتویٰ کے بارے میں لکھا کہ :

" اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا انھوں نے انھیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے " - (27)

کوثر نیازی اس اختلاف اور اس کے پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ

" اصل جھگڑا یہاں سے چلا کہ اُن (علماء دیوبند) کے بعض اکابر کی خلافِ احتیاط تحریروں کو امام احمد رضا نے قابلِ اعتراض گردانا اور چونکہ معاملہ عظمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا،

(27) مرتضیٰ حسن دربھنگی، اشد العذاب، ص، 14

توہینِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بنیاد پر انھیں فتووں کا نشانہ بنایا، دیکھا جائے تو یہی فتوے امام بریلوی اور ان کے مکتبِ فکر کے جداگانہ تشخص کا مدار ہیں، جس تشدّد کی دہائی دی جاتی ہے وہی ان کی ذات کی پہچان اور پوری حیات کا عرفان ہے " - (28)

حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی نے یہ فتوے کسی ذاتی یا گروہی مخاصمت کی بناء پر نہیں بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور تقدس کے تحفظ کے لیے دیے جو ہر مسلمان کا فرض ہے، ان کے ایک مکتوب کا کچھ حصہ پیش کیا جاتا ہے جس کا ایک ایک لفظ ان کے دردِ دل کا آئینہ ہے، ڈیرہ غازی خاں کے مولانا غلام یٰسین رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں :

" مولانا ! زمانہ غربتِ اسلام ہے بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبیٰ للغرباء غربت کے لیے کسمپرسی لازم ہے، سنیوں میں عوام کی توجہ لہو لعب وہزل کی طرف اور بد مذہب رافضی ہوں یا وہابی یا آریہ یا نصاریٰ، سب اپنے اپنے مذہب کی نصرت وحمایت واشاعت میں کمر بستہ ہیں، مال سے اعمال سے اقوال سے، سنیوں کو کون پوچھتا ہے ؟ وقت شیوعِ ضلالت کا ہے، ان کو اگر کوئی آدھی بات کہے جامہ سے باہر ہوں، ماں باپ کو گالی دے اُس کے خون کے پیاسے ہوں، اُس وقت تہذیب بالائے طاق رہتی ہے، ساری تہذیب اللہ عزوجل اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل برتی جاتی ہے کہ ان کو منھ بھر کر گالیاں دینے والے لکھ لکھ کر چھاپنے والے جو چاہیں بکیں، ان بکنے والوں کا نام ذرا بے تعظیمی سے لیا اور نامہذب درشت گو کا خلعت عطا ہوا، یہ حالتِ ایمان ہے، انا للہ وانا الیہ رٰجعون -

---

(28) کوثر نیازی، امام احمد رضا ہمہ جہت شخصیت، ص، 7

ایسوں کے نزدیک تو معاذاللہ قرآنِ عظیم بھی نامہذب ہے

فلاتطع کل حلاف مھین، ھماز مشاء مبنمیم، مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم، یایھا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم، وقاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة، ودّوا لوتدھن فیدھنون، ولاتاخذکم بھما رأفة فی دین اللہ، تقربوا الی اللہ ببغض اھل المعاصی والقوھم بوجوہ مقفھرة

بات یہ ہے کہ اللہ و رسول کی عزت قلوب میں بہت کم ہو گئی ہے، ماں باپ کو بُرا کہنے سے دل کو درد پہنچتا ہے، تہذیب بالائے طاق رہتی ہے نہ اس وقت اخوت و اتحاد کا سبق یاد ہے، اللہ و رسول پر جو گالیاں برستی ہیں اُن سے دل پر مَیل بھی نہیں آتا، وہاں نیچری تہذیب آڑے آتی ہے، اللہ اسلام دے اور مسلمانوں کو توفیقِ خیر عطا فرمائے " - (29)

امام احمد رضا علیہ الرحمة والرضوان کا تجدیدی کارنامہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ (المتوفی 1440/ھ) کے حالات زندگی کا اگر مطالعہ کریں تو حیرت انگیز تفصیلات معلوم ہوں گی، امام احمد رضا سے پہلے جتنے بھی مجدد ہوئے ان میں اور امام احمد رضا میں ایک نمایاں فرق نظر آئے گا کہ ماضی کے مجددین کے زمانے میں ایک دو یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ فتنے تھے - ان تمام فتنوں کا ان حضرات نے احسن طریقے سے تدارک فرمایا، لیکن امام احمد رضا کے دور میں جتنے فتنے تھے ان کی ایک طویل فہرست مرتب ہوگی - علاوہ ازیں ایک اور بھی وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی کے دور میں جتنے فتنے اٹھے تھے ان فتنوں کو در پردہ،

(29)ماخوذ : فتاویٰ رضویہ :، ج، 14/ ص، 14/ تا 16

ایسی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل تھی کہ بنظر ظاہر ان کا مقابلہ کرنا ایک مشکل سے مشکل مرحلہ تھا - لیکن وہ " جاء الحق وزھق الباطل " کے صدقے اور طفیل میں حق کو فتح و نصرت اور باطل کو شکست وذلت حاصل ہوئی - امام احمد رضا پر آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم تھا اسی وجہ سے وہ ہر محاذ پر کامیاب اور فتح مند ہوئے امام احمد رضا کا بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مندرجہ ذیل استغاثہ قابلِ غور ہے -

ایک طرف اعداء دیں
ایک طرف ہیں حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا
تم پہ کروڑوں درود

کیوں کہوں بے کس ہوں میں
کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو، میں تم پر فدا
تم پہ کروڑوں درود

المختصر : امام احمد رضا کے دور میں جتنے فتنے شباب پر تھے ان کی ایک جھلک ملاحظہ کریں -
(1) فتنۂ غیر مقلدیت (2) فتنۂ نیچریت (3) فتنۂ نجدیت ووہابیت (4) فتنۂ فرق اہل قرآن (5) فتنۂ قادیانیت (6) فتنۂ دارالندوہ (7) فتنۂ فلسفہ قدیمہ (8) فتنۂ وقوعِ کذب باری تعالیٰ (9) فتنۂ انکار شفاعت (10) فتنۂ روافض (11) فتنۂ معتزلہ (12) فتنۂ فلسفہ جدیدہ (13) فتنۂ انکار سماع موتیٰ (14) فتنۂ خلافتِ عثمانی (15) فتنۂ انکارِ ختمِ نبوت (16) فتنۂ خاکساری فرقہ (17) فتنۂ ترک قربانی گائے (18) فتنۂ جواز سجدۂ تعظیمی

(19) فتنۂ عدم جواز میلاد و قیام تعظیمی (20) فتنۂ انکار معراج جسمانی (21) فتنۂ ترک موالات (22) فتنۂ آریہ (شدی کرن) (23) فتنۂ اتحاد عن المشرکین (24) فتنۂ عدم جواز تعظیم آثار مقدسہ (25) فتنۂ عدم جواز کتابت بر کفن (26) فتنۂ توہین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (27) فتنۂ حکم دار الحرب (28) فتنۂ انکار علمِ غیبِ انبیاء و اولیاء (29) فتنۂ انکار حیات انبیاء (30) فتنۂ جواز مروجہ تعزیہ داری (31) فتنۂ جواز سماع مع مزامیر (32) فتنۂ بر اذان ثانی (33) فتنۂ انکار اذان قبر (34) فتنۂ عدم جواز معانقہ و مصافحہ عید (35) فتنۂ عدم جواز تعمیراتِ مزاراتِ اولیاء (36) فتنۂ عدم جواز تقبیل الابھامین (37) فتنۂ انکار ایمان ابوین کریمین النبی (38) فتنۂ جواز زکوٰۃ برائے سادات (39) فتنۂ عدمِ جواز چراغاں بر مزاراتِ صالحین (40) فتنۂ حلت اشیاء نشہ آور (41) فتنۂ حلت اکل زاغ (42) فتنۂ قرطاس دراھم (43) فتنۂ مساوات عن النبی (44) فتنۂ حرکتِ زمین (45) فتنۂ خروج نساء برائے زیاراتِ قبور (46) فتنۂ امکانِ ظل نبی (47) فتنۂ صلاۃ جنازۃ الغائب (48) فتنۂ نکاح المرتدین (49) فتنۂ عدم جواز تعین فاتحہ (50) فتنۂ تنقیصِ رسالت (51) فتنۂ عدم اعتقاد اختیارات انبیاء و اولیاء (52) فتنۂ نفاذ شرک درباب نداو استغاثہ (53) فتنۂ نفاذ شرک فی الاسماء (54) فتنۂ حرمت اکل و شرب (55) فتنۂ حرمت منی آرڈر (56) فتنۂ خلافت کمیٹی (57) فتنۂ تنازعہ در رویت ہلال (58) فتنۂ فرق بین شریعت و طریقت (59) فتنۂ اکل اشیاء حرام عن الذبیحہ (60) فتنۂ حرمت ذبیحہ للاولیاء -

الغرض : مذکورہ بالا فتنوں کے علاوہ سینکڑوں دیگر فتنے بھی عام ہو چکے تھے، بعض کا تعلق اصول دین سے تھا اور بعض کا فروع دین سے - بعض فتنے اہل سنت و جماعت کہلانے والے افراد کے اٹھائے ہوئے اور بقیہ اکثر فتنے عقائد باطلہ ضالہ پر مشتمل فرقوں کی جانب سے اٹھائے گئے تھے جن میں سے اکثر کا تعلق اصل دین سے تھا یعنی کہ اس کے ماننے یا نہ ماننے کی وجہ سے ایمان اور کفر کے احکام صادر ہونے کا مدار تھا -

ہر روز کوئی نہ کوئی فتنہ رونما ہوتا تھا، کسی فتنے کا موجد کوئی مولوی ہے، کسی کا بانی کوئی پیر زادہ ہے، کسی کا موید کوئی سیاسی لیڈر ہے، کسی کا حامی کوئی اہل ثروت ہے، کسی کا ناصر کوئی حاکم ہے، کسی کا ناشر کوئی ادیب ہے، کسی کا معین کوئی صاحبِ اقتدار ہے، کسی کا مونس کوئی صوفی ہے، کسی کا مددگار کوئی سجادہ نشین ہے، کسی کا محرک کوئی سیاسی لیڈر ہے، کسی کا سرپرست کوئی مذہبی رہنما ہے، کسی کا قائد کوئی خادم قوم ہے، کسی کا والی کوئی نواب ہے، کسی کا مقوی کوئی ماہر فن ہے، کسی کا مخیل کوئی منطقی ہے، کسی کا مہدی کوئی فلسفی ہے، کسی کا کیمیاساز کوئی سائنسدان ہے -

الغرض ! سماج کے ہر طبقے سے کوئی نہ کوئی بانیٔ فتنہ سامنے تھا - ان کے زیر اثر لوگ اپنی حسب استطاعت اس کی تشہیر کرتے تھے - عوام عجیب ذہنی الجھن میں مبتلا تھی- ہر طرف سے اپنے عقائد باطلہ و نظریاتِ فاسدہ کی صحت و صداقت ثابت کرنے کے لیے قرآن و حدیث کا سہارا لے کر غلط استدلال کر رہا تھا، سلف صالحین کی کتب معتمدہ و معتبرہ کی عبارات توڑ مروڑ کر اپنے مفاد کا مفہوم نکالنے کی کوشش کی جارہی تھی، حق و باطل کا فرق کرنا دشوار ہو گیا تھا، ماحول اتنا پراگندہ ہو گیا تھا کہ اہل فہم و بصیرت رورو کر بارگاہ خداوندی میں دست بدعاء تھے - گڑگڑا کر ملتجی تھے کہ کوئی مرد مجاہد اٹھ کھڑا ہو اور ان فتنوں کا قلع قمع کرے -

الحمدللہ ! ایسے موقع پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب اعظم و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتِ مرحومہ کی رہنمائی کے لیے امام احمد رضا کو منتخب کیا اور علوم و فنون میں کمال عطا فرما کر مجدد کے اعلیٰ منصب پر فائز و سرفراز فرمادیا -

امام احمد رضا محدث بریلوی کے دور میں مذکورہ بالا جو فتنے رائج تھے اس کا تدارک و تعاقب آپ نے ایسے حسن اسلوبی سے فرمایا کہ جس کی نظیر نہیں ملتی - آپ اپنی معرکۃ الآراء تصانیف میں علوم و فنون کے جو دریا بہائے ہیں اس کی گہرائی ابھی تک کوئی ناپ نہ سکا -

یہاں تک کہ تمام فرق باطلہ متحد و مجتمع ہو کر بھی امام احمد رضا کے سامنے علمی جنگ میں ٹھہر نہ سکے اور انہیں مجبور ہو کر ہتھیار ڈال دینے پڑے - میدان علم کی یلغار سے راہِ فرار اختیار کرنے والے ندامت وانتقام کی آگ میں جل اور تڑپ رہے تھے مگر کیا کریں؟اور کیا کر سکتے تھے؟ کیونکہ ان کے دلائل ضعیفہ نرم لوہے کی تلواریں کند ہو چکے تھے براہین باطلہ کے نیزے ٹوٹ چکے تھے - کلکِ رضا " ذوالفقار حیدری " کا جوہر دکھارہا تھا جو بھی اس کے زد میں آتا تھا وہ آناً فاناً، گاجر مولی کی طرح کٹ کر تڑپ رہے تھے - (30)

کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

امام احمد رضا اور تحریکِ خلافت وترکِ موالات

تاریخ شاہد ہے کہ وقت کا بڑے سے بڑا فتنہ،چاہے اپنے چہرے پر کتنا ہی خوبصورت نقاب ڈال کر سامنے آیا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم کی ضرب سے پاش پاش ہو کر رہ گیا - باطل کی آمیزش سے اسلام کو پاک وصاف کرنے کے لیے آپ کو چومکھی لڑائی لڑنی پڑی - فتنہ چاہے اندر کا ہو یا باہر کا آپ کے قلم کی تلوار یکساں طور پر اُن سب کے خلاف نبرد آزما رہی - عملِ تطہیر کی اس مہم کے پیچھے نہ کسی حکومت کی سرپرستی تھی نہ کسی دولت مند کی پذیری - ایک بے قرار ناخدا کی طرح وسائل واسباب کی پرواہ کیے بغیر امت کی کشتی کو طوفان کی زد سے بچانے کے لیے وہ تنِ تنہا بپھری ہوئی موجوں سے لڑتے رہے آپ کے پاس دو عظیم طاقتیں تھیں جن کے بل پر آپ نے ہر

(30)امام احمد رضا ایک مظلوم، مفکر

مہم کو سر کیا -

پہلی طاقت عشق و یقین کی تھی جس نے آپ کو دنیا کی ہر مادی طاقت سے بے نیاز کر دیا تھا - خدائے قادر و قیوم کی غیبی تائید و کارسازی اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی چارہ گری پر آپ کو اتنا اٹوٹ اعتماد تھا کہ کسی اور کی طرف دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوا - اور دوسری طاقت علم و فقاہت کے رسوخ، معلومات کے نتیجۂ فکر و نظر کی گہرائی، خداداد قوتِ حافظہ وادراک کی عجوبہ کاریوں، اور قدسی روحانیت کی توانائیوں کی تھی جن کے جلوے ان کی تصنیفات کے لاکھوں صفحات پر بکھرے ہوئے ہیں -

آج سے سو سال پہلے جب انگریزوں نے ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہندوستان کی معیشت پر قبضہ کیا تو مسلمانوں کے تشخص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھکا لگا استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھیں -

اس پُر آشوب دور میں اللہ رب العزت جل جلالہ نے برصغیر کے مسلمانوں کو، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت، باعثِ خیر وبرکت، کنزالکرامت، آیۃ من آیات اللہ، معجزۃ من معجزات رسول اللہ، الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا جس کی تصنیفات، تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب برپا کر دیا - امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت جذبہ عشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے لبریز تھی، آپ کی ساری زندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آپ کی ذات نبی کریم رؤف ورحیم جناب احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے وفاشعاری کا نشانِ مجسم تھی -

بیسویں صدی عیسوی کے دوسرے اور تیسرے عشرے میں چند ایسی تحریکیں چلیں جن میں واضح طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ مسلمان اپنا تشخص کھو کر ہندو مت میں مدغم ہو جائیں گے، انگریز تاجر بن کر ہندوستان کی سر زمین پر آیا اور اپنی سازشوں سے یہاں کا حکمران بن بیٹھا، 1914/ عیسوی میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی، حکومتِ برطانیہ نے بے شمار ہندوستانیوں کو اس وعدے پر فوج میں بھرتی کر کے جنگ کی بھٹی میں جھونک دیا کہ فتح کے بعد ہندوستان آزاد کر دیا جائے گا، مسٹر گاندھی اور مولانا محمد علی جوہر نے فوجی بھرتی کی بھرپور حمایت کی، تقریباً دو لاکھ مسلمان اور ہندو فوج میں بھرتی ہوئے، عظیم اسلامی ملک ترکی کو شکست ہوئی، فتح مکہ کے بعد انگریز اپنے وعدے سے منحرف ہو گیا، مسٹر گاندھی نے انھیں سزا دینے کے لیے " مسئلہ خلافت " کھڑا کر دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ ترکی کا سلطان اسلامی خلیفہ ہے، اس کی خلافت کو ختم کرنا اسلام پر حملہ کرنے کے مترادف ہے، کتنی عجیب بات تھی کہ وہ گاندھی جو ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک انچ زمین دینے پر تیار نہ تھا وہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی خلافت بحال کرنے کا نعرہ لگا رہا تھا -

پھر اس تحریک کو " تحریک ترک موالات " بنا دیا گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان ہندؤوں کے ساتھ مل کر انگریز کا ہر قسم کا بائیکاٹ کریں، ان کی ملازمت چھوڑیں، ان کی دی ہوئی جاگیریں واپس کر دیں، مسلمانوں کے کالجوں کو ملنی والی گرانٹ واپس کر دیں، غرض یہ کہ ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں، افسوسناک صورت یہ تھی کہ گاندھی لیڈر تھا اور مسلمانوں کے بڑے بڑے لیڈر دست بستہ اس کے پیچھے چل رہے تھے، ہندؤوں کی خوشنودی کے لیے گائے کی قربانی کی ممانعت کے فتوے دیے جا رہے تھے، مسجدوں کے منبروں پر گاندھی ایسے مشرک کو بٹھا کر اس کی تقریریں کرائی جا رہی تھیں، مختصر یہ کہ ہندو مسلم اتحاد کے لیے پوری طرح راہ ہموار کی جا چکی تھی -

دوسری طرف لیڈروں کی نگاہ سے یہ حقیقت یکسر پوشیدہ تھی کہ انگریز کے اس ملک سے چلے جانے کے بعد اقتدار لازمی طور پر ہندؤوں کو ملے گا جو ہندوستان میں غالب اکثریت میں تھے، مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچتا؟ انھیں یہی فرق پڑتا کہ پہلے انگریز حکمران تھے

جو اہل کتاب ہونے کا دعویٰ کرتے تھے، بعد میں ہندؤوں کی حکومت ہوتی جو مشرک تھے اور کسی آسمانی کتاب کو نہ مانتے تھے، ہندؤوں نے حکومت نہ ہونے کے باوجود شدھی اور سنگٹھن تحریکوں کے ذریعے مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لیے ہر حربہ استعمال کرڈالا تھا،اس دور میں اس حقیقت کا ادراک سب سے پہلے امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا اور بستر علالت سے " المحجۃ المؤتمنۃ " کتاب لکھ کر ہندو مسلم اتحاد کی کوششوں پر کاری ضرب لگائی اور قوم مسلم میں نئی روح پھونک دی، امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف یہ تھا کہ موالات دوستی کو کہتے ہیں، مسلمان کے دل میں کسی بھی کافر کی دوستی نہیں ہونی چاہئے خواہ وہ انگریز ہو یا ہندو، تحریک ترک موالات کے حامی انگریز کی دوستی ہی نہیں اس کے ساتھ معاملات کرنے سے بھی منع کرتے تھے، دوسری طرف ہندؤوں کی دوستی میں اس قدر آگے بڑھ گئے تھے کہ اتحاد کی کوشش کررہے تھے ۔

امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کی مخالفت کی، اور اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان تحریکوں میں گاندھی ایسا مشرک لیڈر تھا اور مسلمان لیڈر اس کے مقتدی تھے، اس میل جول اور اتحاد کا اثر ہندؤوں پر تو کچھ نہ ہوتا البتہ مسلمان اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے، اس موقع پر امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈنکے کی چوٹ پر اس اتحاد کی مخالفت کی اور اتحاد کرنے والے علماء اور لیڈروں کو فرقۂ گاندھویہ کا لقب دے کر ان کی شدید اور پرزور مخالفت کی، چونکہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ہم مسلک علماء اہل سنت کا حلقۂ اثر بہت وسیع تھا اس لیے ان کے مخالفین ابو الکلام آزاد وغیرہ اور ان کی بڑی کوشش تھی کہ وہ بھی ہمارے ساتھ تحریکوں میں شریک وشامل ہو جائیں ۔

ایک شوشہ یہ بھی چھوڑا گیا کہ ترکی کی حکومت چونکہ خلافت شرعیہ ہے اس لیے جو اس کی حمایت نہیں کرتا وہ کافر ہے، امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سلسلے میں جب استفتاء کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جہاں تک خیر خواہی کا تعلق ہے وہ تو ہر مسلمان کے لیے فرض ہے، اس میں قریشی ہونا شرط نہیں ہے البتہ خلافت شرعیہ کے لیے دیگر شرائط کے علاوہ ایک شرط قریشی ہونا بھی ہے، اس مسئلے پر آپ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام : " دوام العیش فی الائمۃ من قریش " ہے یہ رسالہ آپ کی وفات کے بعد چھپا، اس کی اشاعت سے انگریز کو فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا تو آپ کی ظاہری زندگی میں شائع کیا جاتا -

یہی وہ حالات تھے جن کی بناء پر مخالفین نے امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر انگریز نوازی کا الزام لگایا، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے -

نوائے وقت کے مشہور کالم نویس میاں عبد الرشید لکھتے ہیں :

" ان دنوں چونکہ سارے پریس پر ہندوؤں کا قبضہ تھا اس لیے حضرت احمد رضا خاں بریلوی اور آپ کے ہم خیال لوگوں کے خلاف پروپیگنڈہ کیا گیا اور بدنام کرنے کی مہم چلائی گئی، لیکن تاریخ نے ان ہی حضرات کے حق میں فیصلہ دے دیا، اب باطل پراپیگنڈے کا طلسم ٹوٹ رہا ہے اور حق کھل کر سامنے آرہا ہے "- (31)

مولانا کوثر نیازی لکھتے ہیں :

" ایک ایسا مردِ مومن جسے انگریزی سامراج سے اتنی نفرت ہو کہ وہ اس کی کچہری میں جانے کو حرام سمجھتا ہو، جو مقدمہ قائم ہو جانے کے باوجود اس کی عدالت میں نہ گیا ہو، جو خط لکھتا ہو تو کارڈ اور لفافے کی اُلٹی طرف پتہ لکھتا ہو تا کہ انگریز بادشاہ اور ملکہ کا سر نیچا نظر آئے، جس نے اپنی

---

(31) میاں عبد الرشید : پاکستان کا پس منظر اور پیش منظر (ادارۂ تحقیقات پاکستان لاہور، ص، 120

وفات سے دو گھنٹے پہلے یہ وصیت کی ہو کہ اس دالان سے ڈاک میں آئے ہوئے وہ تمام خطوط جن پر ملکہ اور بادشاہ کی تصویر ہے اور روپے پیسے جن پر یہ تصویریں ہیں سب باہر پھینک دیے جائیں تاکہ فرشتہ ہائے رحمت کو آنے میں دشواری نہ ہو - اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ انگریز کا حامی تھا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے سورج ظلمت، پھول بدبو، چاند گرمی، سمندر خشکی، بہار جھڑ، صبا صرصر، پانی حدّت، ہوا حبس اور حکمت جہالت کا دوسرا نام ہے (32)

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

---

(32)ماخوذ: فتاویٰ رضویہ ج، 14/ ص، 13/ ناشر رضا اکیڈمی '
بحوالہ کوثر نیازی، امام احمد رضا ہمہ جہت شخصیت، ص، 16
مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل کتابوں اور ماہنامے کا مطالعہ کریں

اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام
نابغ النور علی سوالات جبلفور
دوام العیش فی الائمۃ من القریش
المحجۃ الموتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ
انفس الفکر فی قربان البقر

تصنیفات امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ -
"الرشاد" تصنیف، پروفیسر سید سلیمان اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صدر شعبہ علوم اسلامیہ، علی گڑھ 1920 و21/ عیسوی، مکتبہ رضویہ لاہور،
تحریک خلافت و ترک موالات نمبر، ماہنامہ کنز الایمان نومبر 1994/ عیسوی /"
ماہنامہ جہانِ رضا لاہور" جلد نمبر 28/ نومبر 2020/ عیسوی نومبر 1442/ھ "شمارہ 240/ "
گناہِ بے گناہی" تصنیف، ڈاکٹر مسعود احمد -

امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" اور بدمذہبوں کے تراجم قرآن

ایک انسان اپنی دماغی کوشش سے بلند پایہ مصنف و قابل صد افتخار ادیب بلند رتبہ خطیب تو بن سکتا ہے، اپنی قابلیت کے زور سے اردو، عربی، فارسی، انگریزی، وغیرہ مختلف زبانوں کا ماہر اور قلمکار تو ہو سکتا ہے، اپنے ذہن ثاقب کی تیزی سے نحو و صرف، معانی و بیان، تاریخ و فلسفہ کا محقق تو ہو سکتا ہے، لیکن قرآن مقدس کا مترجم بننا تو یہ اس کے اپنے بس کی بات نہیں، قرآن مجید کی ترجمانی کرنا، کلامِ الٰہی کے اصل منشاء و مراد کو سمجھنا، آیاتِ ربانی کے انداز کو پہچاننا، آیاتِ محکمات و متشابہات میں امتیاز کرنا، یہ صرف اس عالم دین کا کام ہے جس کا دماغ انوارِ ربّانی سے روشن، جس کا دل عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مدینہ، اور اس کا ذہن بصیرتِ دینیہ کا حامل ہو۔ رہے وہ لوگ جو زبان و ادب، نحو و صرف، فلسفہ و تاریخ وغیرہ علوم کے فاضل ہونے کے باوجود باطل پرستی کے حامی و طرفدار ہیں تو انہیں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی ترجمانی کرنے کے لئے تائید رحمانی کا کوئی حصہ نہ ملا، کیوں کہ علم قرآن ہی وہ کسوٹی ہے جس سے کھرے کھوٹے کا فرق ظاہر ہوتا ہے قرآن فہمی ہی وہ معیار ہے جو علمائے حق و علمائے باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچتا ہے تو اگر قرآن کے معارف و حقائق کا رازداں حامیانِ حق و طرفدارانِ باطل دونوں یکساں طور پر بنا دیا جائے تو اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ معرکۂ حق و باطل کا شور و ہنگامہ ختم ہو گیا، حالانکہ اس حقیقت کو سب ہی تسلیم کرتے ہیں کہ کارزارِ حق و باطل کی گہما گہمی دنیا کے آخری دن تک باقی رہے گی۔

تائید ربانی ہی وہ نعمت ہے جس سے محرومی کے باعث طرفدارانِ باطل میں چوٹی کے اہل قلم سر سید احمد خاں علی گڑھی، مرزا حیرت دہلوی، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، ابوالاعلیٰ مودودی وغیرہ جو اردو زبان کے محقق اور اردو ادب کے مبصر کہے جاتے ہیں، قرآن حکیم کے ترجمہ میں ہچکولے کھا کھا کر چاروں شانے چِت ہو گئے ہیں، اور زبردستی ترجمہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے علم و قابلیت، استعداد و لیاقت کی بر سرِ بازار قلعی بھی کھل گئی، یہ اور بات ہے کہ اردو ادب میں ان جدید معماروں نے قرآن کے عربی کلمات کو اردو میں ضرور تبدیل کر دیا لیکن اس تبدیل کو کلامِ الٰہی کا ترجمہ ہرگز نہیں قرار دیا جا سکتا ہے

حالاتِ حاضرہ میں اردو ترجموں میں صرف ایک ترجمہ کنزالایمان ہے جو قرآن مقدس کا صحیح ترجمان ہونے کے ساتھ (۱) تفاسیر معتبرہ قدیمہ کے مطابق ہے، (۲) اہل تفویض کے مسلکِ اسلم کا عکاس ہے، (۳) اصحاب تاویل کے مذہبِ سالم کا موئید ہے، (۴) زبان کی روانی اور سلاست میں بے مثل ہے، (۵) عوامی لغات وبازاری بولی سے یکسر پاک ہے، (۶) قرآن حکیم کے اصل منشاء و مراد کو بتاتا ہے، (۷) آیاتِ ربانی کے انداز خطاب کو پہچنواتا ہے، (۸) قرآن مجید کے مخصوص محاوروں کی نشان دہی کرتا ہے، (۹) قادر مطلق کی ردائے عزت و جلال میں نقص و عیب کا دھبّا لگانے والوں کے لئے شمشیر براں ہے، (۱۰) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت و حرمت کا محافظ و نگہبان ہے، (۱۱) عامۂ مسلمین کے لئے بامحاورہ اردو میں سادہ ترجمہ ہے، (۱۲) لیکن علماء و مشائخ کے لئے حقائق و معارف کا امنڈتا سمندر ہے۔

بس اتنا سمجھ لیجئے کہ قرآن حکیم قادر مطلق جلّ جلالہٗ کا مقدس کلام ہے اور (کنزالایمان) اس کا (مہذّب ترجمان ہے) اور کیوں نہ ہو کہ یہ ترجمہ اس کا پیش کردہ ہے جو عظمتِ مصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علمبردار، تائید رحمانی کا سرمایہ دار، انوارِ ربانی کا حامل، حقائق قرآن کا ماہر، دقائقِ آیات کا عارف ہے، جو ہمیشہ اپنے کو عبدالمصطفٰی سمجھتا، کہتا، اور لکھتا رہا، اور جس کو ہم اعلیٰ عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں - یہ جان کر آپ کو سخت حیرت ہوگی کہ اتنی کثیر خوبیوں والا ترجمہ بغیر کسی کتاب کی مدد کے اور بغیر کسی تیاری کے عالم ظہور میں آیا ہے، واقعہ یوں ہے کہ حضور صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد امجد علی حنفی اعظمی رضوی علیہ الرحمہ نے قرآن مجید کے صحیح ترجمہ کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے ترجمہ کر دینے کی گزارش کی، آپ نے وعدہ تو فرمالیا، لیکن دوسرے مشاغل دینیہ کثیرہ کے ہجوم کے باعث تاخیر ہوتی رہی، جب حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کی جانب سے اصرار بڑھا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا ترجمہ کے لئے میرے پاس مستقل وقت تو نہیں ہے، اس لئے آپ رات میں سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں چنانچہ حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ ایک دن کاغذ، اور دوات لے کر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے، اور یہ دینی کام بھی شروع ہو گیا،

ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ زبانی طور پر آیاتِ کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے اور حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ اس کو لکھتے رہتے، لیکن یہ ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ پہلے کتبِ تفسیر ولغت کو ملاحظہ فرماتے بعدہ آیت کے معنیٰ کو سوچتے پھر ترجمہ بیان کرتے، بلکہ آپ قرآن مجید کا فی البدیہہ برجستہ ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قوت حافظہ پر بغیر زور ڈالے قرآن شریف فرفر پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ اور دیگر علمائے حاضرین اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ترجمے کا کتبِ تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیر معتبرہ کے بالکل مطابق ہے۔ الغرض اسی قلیل وقت میں ترجمہ کا کام ہوتا رہا پھر وہ مبارک ساعت بھی آگئی کہ حضور صدرالشریعہ علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن مجید کا مکمل ترجمہ کرالیا۔ اور آپ کی کوششِ بلیغ کی بدولت دنیائے سنیت کو کنزالایمان کی دولتِ عظمیٰ نصیب ہوئی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عن اھل السنۃ جزاء کثیرا واجرا جزیلا۔

اس وقت کنزالایمان کے ساتھ ساتھ، اشرف علی تھانوی، محمود حسن دیوبندی، فتح محمد جالندھری، سرسید احمد علی گڑھی، نذیر احمد دہلوی، حیرت دہلوی وغیرہ کے ترجمے بھی ہمارے پیش نظر ہیں ان حضرات کے تراجم قرآن کا کنزالایمان سے موازنہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچنا آسان ہے کہ جو لوگ تائید خداوندی سے محروم ہو کر زبردستی قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ خود اپنے علم ودانش کا بھانڈا پھوڑتے ہیں اور عامۂ مسلمین کو نئی نئی گمراہیوں میں ڈھکیلتے ہیں۔ اس مقام پر ان حضرات کے چند ترجمے بطور نمونہ نقل دیکھیں تاکہ قارئین بھی بخوبی اندازہ کرلیں کہ زبردستی کے یہ مترجمین، قرآن مجید کی ترجمانی میں کتنی بری طرح ناکام ہیں۔

پارۂ اول سورۂ بقرہ میں قرآن مجید کا ارشاد ہے :

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ

اس آیت کریمہ کا ترجمہ خودساختہ معمارِ اردو سرسید نے یوں کیا ہے: "اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے" ڈپٹی نذیر احمد نے اس طرح لکھا ہے: "اللہ ان کو بناتا ہے" فتح محمد جالندھری نے یوں لکھا ہے: " ان منافقوں سے خدا ہنسی کرتا ہے، " مرزا حیرت نے اس طرح لکھا ہے: "اللہ ہنسی اڑاتا ہے ان کی "

شیخِ دیوبند محمود حسن نے یوں لکھا ہے " اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے " نواب وحید الزماں غیر مقلد نے یوں لکھا ہے " اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے "۔

دیکھئے اگر ان گنوار مترجمین کو تائید ربانی حاصل ہوتی اور ان کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا سچا تصور ہوتا تو وہ اس سبّوح وقدوس کے حق میں دل لگی کرنا، ٹھٹھا کرنا، ہنسی اڑانا، وغیرہ بازاری محاورے ہرگز استعمال نہ کرتے۔

یہ جاننا کہ اللہ رب العزۃ جلّ جلالہ کی بارگاہ عظمت ٹھٹھا کرنے، ہنسی اڑانے وغیرہ عیوب سے پاک ہے صرف مرد مومن مؤید من اللہ ہی کا کام ہے ۔

اب آیئے اور اس کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے جو معارف قرآن کا رازداں ہے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ یوں کرتے ہیں : " اللہ اُن سے استہزاء فرماتا ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے "۔

پارہ دوم سورۂ بقر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

دیوبندیوں کے پیشوا اشرف علی تھانوی نے اس آیتِ کریمہ کا ترجمہ یوں لکھا ہے: "اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں (یعنی بیت المقدس) وہ تو محض اس کے لئے تھا کہ ہم کو (یعنی اللہ) کو معلوم ہوجائے کہ کون تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع اختیار کرتا ہے اور کون پیچھے کو ہٹتا جاتا ہے " آیت مذکور بالا میں لِنَعْلَمَ کا ترجمہ سرسید علی گڑھی نے اس طرح لکھا ہے: " ہم جان لیں " ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے یوں لکھا ہے: " ہم معلوم کرلیں " مرزا حیرت دہلوی نے اس طرح لکھا ہے: " ہمیں معلوم ہوجائے "۔

دیکھئے ان نادار مترجمین نے عربی اردو ڈکشنری میں لِنَعْلَمَ کا ترجمہ "جاننا " پڑھا تھا بس اس کے مطابق آیت میں لِنَعْلَمَ کا ترجمہ "ہم کو (یعنی اللہ) کو معلوم ہوجائے " لکھ دیا لیکن بصیرتِ ایمانی سے محرومی کے باعث اتنا نہ سوچ سکے کہ "معلوم ہوجائے " کا محاورہ اس کے لئے

استعمال کیا جائے گا جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا ازلی وابدی طور پر عالم ہے تو پھر اس کے حق میں "معلوم ہو جائے" کا کیا معنیٰ؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ ترجمۂ قرآن کے لئے صرف عربی دانی کام نہیں دے سکتی بلکہ اس کے ساتھ خود قرآن کے مخصوص انداز و محاورے کو پہچاننا، آیات محکم و متشابہ میں امتیاز کرنا انتہائی ضروری ہے ۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے " اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے "۔

سبحان اللہ سبحان اللہ کیسا پاکیزہ اور ایمان افروز ترجمہ ہے۔

پارہ چہارم سورۂ آل عمران میں قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ

اس آیت کا ترجمہ شیخ دیوبند محمود حسن نے اس طرح لکھا ہے: "اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو" فتح محمد جالندھری نے یوں لکھا ہے: "حالانکہ ابھی خدا نے تم میں جہاد کرنے والوں کو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور یہ کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے "

دیکھئے تائید ربانی سے محرومی کے باعث یہ نادار مترجمین کتنی بری طرح ہچکولے کھا رہے ہیں اب تو قارئین کو بھی اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہو گا کہ نا اہلوں کے ترجمے مسلمانوں کے ایمان کو غارت کر دینے والے ہیں۔

اب کنز الایمان کا ترجمہ پڑھئے اور اپنے ایمان کو منور کیجئے، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: " اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی"۔

پارۂ نہم سورۂ اعراف میں قرآن مجید کا ارشاد ہے:

فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ

اس آیت کا ترجمہ ابوالاعلیٰ مودودی نے جو اردو زبان کے ادیب کہے جاتے ہیں اپنی کتاب (تفہیمات: حصہ اول، ص، ۱۳۴/) میں اس طرح لکھا ہے "سو اللہ کی چال سے تو وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جن کو برباد ہونا ہے" -

اللہ رب العزۃ جلّ مجدہ کی شان پاک میں "چال" کا لفظ استعمال کرنا بتا رہا ہے کہ مترجم بالکل غیر مہذّب قسم کا وحشی آدمی ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: " تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے "۔

قرآن مجید کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (ط)

اس آیت کا ترجمہ ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیات حصہ دوم ص، ۱۱۵/ میں یوں لکھا ہے: " اے محمد کہہ دو کہ میں تو محض تم ہی جیسا ایک انسان ہوں مجھ پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے"۔

پیشوائے وہابیہ شیخ دیابنہ مولوی عبد الشکور کاکوروی ایڈیٹر النجم لکھنؤ نے اپنے اخبار النجم بابت ۱۱/ جون ۱۹۳۷/ عیسوی مطابق یکم ربیع الاٰخر ۱۳۵۶/ ہجری ص، پانچ میں ایک دیوبندی مولوی کا مقالہ شائع کیا جس کے کالم ۳/ سطر ۱۵/ تا سطر ۱۹/ میں وہ دیوبندی مولوی سرکار مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانے کے لئے لکھتا ہے -

"نبی کریم نے فرمایا : "انما انا بشر مثلکم یوحی الی" میں تمہاری طرح ایک معمولی انسان ہوں، اگر تم میں اور مجھ میں کچھ فرق ہے تو صرف اتنا کہ میں تمہارے پاس خدائے تعالیٰ کا پیام لایا ہوں"۔

قارئین ملاحظ فرمائیں:

اس گستاخ مترجم نے حضور سید العالمین خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "ایک معمولی انسان" قرار دینے کے لئے آیت قرآن کے ترجمہ میں کھلم کھلا تحریف کر ڈالی۔ (معاذ اللہ تعالیٰ منہ)

یہ ہے قرآن کا مسلمانوں پر احسان عظیم کہ اس نے علمائے باطل کو منظر عام پر کھڑا کر دیا تاکہ سب دیکھ لیں کہ یہ باطل پرست مترجمین مسلمانوں کے ایمان کے ڈاکو ہیں، ان ڈاکوؤں پر اعتماد کرنا ایمان کے لئے زہر ہلاہل ہے۔ اب آئیے اور اس کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے جو دنیا میں عظمت مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کا علمبردار تائید ربانی کا حامل اسرار قرآنی کا عارف ہے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت کریمہ مذکورہ بالا کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: " تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے "۔ (کنزالایمان صفحہ ۳۶۴/)

پارہ شانزدہم سورۂ طٰہٰ میں قرآن کا ارشاد ہے :

وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى

اس آیت کریمہ کا ترجمہ مولوی عاشق الٰہی دیوبندی نے اس طرح لکھا ہے: "اور آدم نے نافرمانی کی اپنے رب کی پس گمراہ ہوئے "۔

دیکھئے عاشق الٰہی دیوبندی نے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو گمراہ ٹھہرایا، حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام ایک معصوم نبی ہیں، ان کی بارگاہ گمراہی سے پاک ہے، اصل میں اس طرح کا ترجمہ کرنے والے نااہل مترجمین ہی گمراہ ہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: "اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی "۔ (کنزالایمان ص، ۳۸۳)

پارہ ہفدہم سورہ انبیاء میں قرآن مجید کا ارشاد ہے:

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ

اس آیت کا ترجمہ شیخ دیوبند محمود حسن نے اس طرح لکھا ہے: "پھر (یونس نے) سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے اس کو" فتح محمد جالندھری نے یوں لکھا ہے: "اور (یونس نے) خیال کیا ہم ان پر قابو نہ پاسکیں گے" ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے اس طرح لکھا ہے: "ان کو (یونس کو) ایسا واہمہ گزرا کہ ہم ان پر قابو نہیں پاسکیں گے"۔

دیکھیے ان نادار مترجمین نے آیت کریمہ کا باطل ترجمہ کر کے حضرت سیدنا یونس علیہ الصلاۃ والسلام پر یہ بہتان لگایا کہ ان کا یہ خیال تھا کہ اللہ تعالی مجھ پر قابو نہیں پا سکتا اور نہ میری پکڑ کی طاقت رکھتا ہے گویا ان مترجمین کے نزدیک حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالی کی قدرت پر ایمان نہ رکھتے تھے - (معاذاللہ) ان ناداروں نے سمجھا کہ آیت میں نقدر، " القدرۃ" سے مشتق ہے، بس بے سوچ سمجھے اس کی اردو بنا دی حالانکہ یہ نقدر، "القدرُ" سے مشتق ہے -

اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: " تو گمان کیا (یونس علیہ السلام نے) کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے"- (کنز الایمان: ص، 393)

پارہ بست و سوم سورۃ صٓ میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے ربانی علم و قدرت کو سراہتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ

اس آیت کا ترجمہ: اشرف علی تھانوی نے یوں لکھا ہے: " اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو یاد کیجئے جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے "-

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے چہیتے نبیوں کے لیے امتیازی اوصاف بیان کرتے ہوئے ان کی مدح و ستائش کر رہا ہے مگر تھانوی صاحب نے آیت کریمہ کے عربی کلمات کی اردو بنا کر ان تینوں نبیوں کے خصوصی وصف کو اڑا دیا قابل غور امر یہ ہے کہ کیا فرعون و نمرود، ابو جہل و ابو لہب، اللہ تعالی کے بندے نہیں؟ کیا فرعون و نمرود ابو جہل و ابو لہب ہاتھوں والے اور آنکھوں والے نہیں تھے؟ تو جو اوصاف کفار و مشرکین کو حاصل ہیں وہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے لئے باعث کمال کیوں کر ہو سکتے ہیں؟

اب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا نورانی ترجمہ ملاحظہ ہو: "اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور علم والوں کو"- (کنز الایمان صفحہ نمبر ٦٦٠)

اشرف علی تھانوی نے قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے "آپ کہہ دیجئے اے کافرو!" دیکھئے اشرف علی تھانوی کے اس ترجمہ سے نہ تو اللہ رب العزت کی حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر برتری ظاہر ہوتی ہے اور نہ حضور ﷺ کے مخاطبین پر حضور ﷺ کی عظمت واضح ہوتی ہے

ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ تھانوی صاحب کلام الٰہی کا ترجمہ نہیں بلکہ عربی کلمات کی اردو بنانے بیٹھے ہیں -
اب اس کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے جو مؤیَّد مِنَ اللہ ہے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: " تم فرماؤ اے کافرو! سبحان اللہ کلام الٰہی کی یہ کتنی پاکیزہ ترجمانی ہے دیکھئے آمر، اللہ تعالیٰ ہے، اور مامور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، ترجمہ رضویہ کا لفظ "تم" پتہ دے رہا ہے کہ آمر مامور سے برتر واعلیٰ ہے اور لفظ "فرماؤ" واضح کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مخاطبین کے لیے فرمانروا بنا کر بھیجے گئے ہیں ہمیں پوری امید ہے کہ قارئین بھی سمجھ گئے ہوں گے کہ "آپ کہہ دیجئے "یہ صرف تبدیل زبان اور "تم فرماؤ" یہ ترجمۂ قرآن ہے -
سورہ فاتحہ میں قرآن مقدس کا ارشاد ہے :
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اس طرح مجھ سے دعا مانگتے رہو -
اشرف علی تھانوی نے اس دعائیہ آیت کا ترجمہ یوں لکھا ہے: " بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا"-
اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اس طرح ترجمہ کیا ہے "ہم کو سیدھا راستہ چلا"-
گویا اشرف علی تھانوی یوں دعا کر رہا ہے کہ اے اللہ ہمیں اب تک سیدھا راستہ معلوم نہ ہو سکا لہذا آپ" بتلا دیجیے ہم کو سیدھا راستہ"-
اور مؤید من اللہ، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ، بارگاہِ الٰہی میں اس طرح دعا مانگ رہے ہیں کہ اے رب کریم! ہم تیرے فضل و کرم سے سیدھا راستہ پا چکے ہیں بس اب تو "ہم کو سیدھا راستہ چلا" -(33)

اللھم ربنا اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم، غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین، آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ الصّلوٰۃ والتسلیم، وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

(33) سوانح اعلیٰ حضرت: ص،364/ تا،373/ ملخص

جن علوم وفنون پر امام احمد رضا کو ملکہ حاصل تھا ان کی فہرست

جن علوم و فنون پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملکہ حاصل تھا وہ یہ ہیں۔

(۱) علمِ قرآن (۲) علمِ تفسیر (۳) علمِ حدیث (۴) اصولِ فقہ (۵) کتبِ فقہِ حنفی (۶) کتبِ فقہِ شافعی ومالکی وحنبلی (۷) اصولِ فقہ (۸) جدلِ مہذب (۹) علمِ العقائد والکلام (جو مذاہبِ باطلہ کی تردید کے لئے ایجاد ہوا (۱۰) علمِ نحو (۱۱) علمِ صرف (۱۲) علمِ معانی (۱۳) علمِ بیان (۱۴) علمِ بدیع (۱۵) علمِ منطق (۱۶) علمِ مناظرہ (۱۷) علمِ فلسفہ مدلسہ (۱۸) ابتدائی علمِ تکسیر (۱۹) ابتدائی علمِ ہیئت (۲۰) علمِ حساب تا جمع، تفریق، ضرب، تقسیم، (۲۱) ابتدائی علمِ ہندسہ۔

مندرجہ بالا اکیس ۲۱/ علوم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والدِ گرامی حضرت علامہ و مولانا شاہ مفتی محمد نقی علی خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل سے کیا ۔باقی وہ علوم و فنون جن پر دسترس حاصل کیں کسی سے پڑھے بغیر محض خداداد بصیرتِ نورانی سے وہ یہ ہیں۔

(۲۲) قرأت (۲۳) تجوید (۲۴) تصوف (۲۵) سلوک (۲۶) علمِ اخلاق (۲۷) اسماء الرجال (۲۸) سِیَر (۲۹) تواریخ (۳۰) لغت (۳۱) ادب مع جملہ فنون (۳۲) ارثماطیقی (۳۳) جبر ومقابلہ (۳۴) حسابِ سِتّینی (۳۵) لوغار ثمات (لوغارثم (۳۶) علم التوقیت (۳۷) مناظرہ (۳۸) علم الاکر (۳۹) زیجات (۴۰) مثلث کُرَدی (۴۱) مثلث مسطح (۴۲) ہیئتِ جدیدہ (انگریزی فلسفہ (۴۳) مربعات (۴۴) منتہی علمِ جفر (۴۵) علمِ زائرچہ (۴۶) علمِ فرائض (۴۷) نظم عربی (۴۸) نظم فارسی (۴۹) نظم ہندی (۵۰) انشاء نثر عربی (۵۱) انشاء نثر فارسی (۵۲) انشاء نثر ہندی (۵۳) خط نسخ (۵۴) خط نستعلیق (۵۵) منتہی علمِ حساب (۵۶) منتہی علمِ ہیئت (۵۷) منتہی علمِ ہندسہ (۵۸)(منتہی علمِ تکسیر (۵۹) علمِ رسمِ خط قرآن مجید۔

ان پچاس علوم و فنون کی فہرست جن میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت کی تصانیف ہیں، مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) عقائد ۳۱/ (۲) کلام ۱۷/ (۳) تفسیر ۷/ (۴) تجوید ۲/ (۵) رسم خط قرآن مجید ۱/ (۶) حدیث ۱۱/ (۷) اصول حدیث ۲/ (۸) فضائل و مناقب ۳۱/ (۹) اذکار ۵/ (۱۰) ترغیب و ترہیب ۱/ (۱۱) سیر ۳/ (۱۲) فقہ ۱۵۰/ (۱۳) اصول فقہ ۹/ (۱۴) تصوف ۳/ (۱۵) سلوک ۲/ (۱۶) اخلاق ۲/ (۱۷) ادب ۶/ (۱۸) لغت ۲/ (۱۹) تاریخ ۳/ (۲۰) مناظرہ ۱۸/ (۲۱) تکسیر ۱/ (۲۲) علم الوفق ۱/ (۲۳) جفر ۳/ (۲۴) توقیت ۶/ (۲۵) ریاضی و ہندسہ ۶/ (۲۶) ہیئت ۳/ (۲۷) زیحات ۱/ (۲۸) حساب ۱/ (۲۹) ارثماطیقی ۳/ (۳۰) جبر و مقابلہ ۱/ (۳۱) تنجیم ۱/ (۳۲) رد ہنود ۱/ (۳۳) رد آریہ ۲/ (۳۴) رد نصاریٰ ۳/ (۳۵) رد نیچریہ ۷/ (۳۶) رد ندوہ ۱۷/ (۳۷) رد قادیانیہ ۶/ (۳۸) رد اسمٰعیل دہلوی ۱۰/ (۳۹) رد نانوتوی ۱۱/ (۴۰) رد گنگوہی ۲۵/ (۴۱) رد تھانوی ۹/ (۴۲) رد نذیر حسین ۶/ (۴۳) رد غیر مقلدین ۲۶/ (۴۴) رد وہابیہ ۷۶/ (۴۵) رد روافض ۴/ (۴۶) رد نواصب ۱۱/ (۴۷) رد مفسقہ ۷/ (۴۸) رد تفضیلیہ ۷/ (۴۹) رد متوصفہ باطلہ ۲/ (۵۰) شتی ۵/ (34)

اعلیٰ حضرت اور احترامِ سادات

دوجہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سچے عاشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھے،

(34) سوانح اعلیٰ حضرت: ص ۹۰/ تا ۹۳

حقیقی عشق کا تقاضہ یہ ہے کہ مُحب نہ صرف اپنے محبوب کے جلوۂ جہاں آرا، فضائل و مناقب اور ہر ادائے دلنواز اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کا جذبہ دروں اپنے نہاخانۂ دل میں جوان رکھے بلکہ وہ ہر اس چیز سے محبت کرے جسے محبوب کی ذات سے ادنیٰ سی بھی نسبت حاصل ہو جائے۔اس حوالے سے علامہ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : کہ۔ "من اعظامہ واکبارہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اعظام جمیع اسبابہ" یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی بھی تعظیم و توقیر کی جائے .... اتنی تمہید کے بعد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ ایک سید زادے کی تعظیم و توقیر کا یہ واقعہ دیدۂ عبرت سے پڑھئے۔

پرانے شہر بریلی شریف کے ایک محلہ میں آج صبح ہی سے ہر طرف چہل پہل تھی، دلوں کی سرزمین عشقِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا کیف و سرور کالی گھٹاؤں کی طرح برس رہا تھا۔بام و در کی آرائش، گلی کوچوں کا نکھار، رہ گزاروں کی صفائی اور دور دور تک رنگین جھنڈیوں کی بہار ہر گزرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔

بالآخر چلتے چلتے ایک راہ گیر نے دریافت کیا ...... آج یہاں کیا ہونے والا ہے؟ کسی نے جواب دیا ..... دنیائے اسلام کی عظیم ترین شخصیت، دین کے مجدد، اہل سنت کے امام، عشقِ رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے گنج گرانمایہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آج یہاں تشریف لانے والے ہیں۔انہیں کے خیر مقدم کے لئے یہ سارا اہتمام ہو رہا ہے۔

پھر اس نے سوال کیا ...... کہاں سے آئیں گے وہ؟ کسی نے جلدی سے گزرتے ہوئے جواب دیا ...... اسی شہر کے محلہ سوداگران سے۔جواب سن کر وہ حیرت سے منھ تکتا رہ گیا۔دیر تک کھڑا سوچتا رہا کہ آنے والا اسی شہر سے آرہا ہے وہ آنا چاہے تو ہر صبح و شام آسکتا ہے۔مسافت بھی کچھ اتنی طویل نہیں ہے کہ وہاں سے آنے والے کو کوئی خاص اہمیت دی جائے اور ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر اس کے خیر مقدم کا شاندار اہتمام کیا جائے۔

آخر لوگوں کے سامنے اپنے دل کی اس خلش کا اظہار کئے بغیر اس سے نہ رہا گیا-ایک بوڑھا آدمی نے ناصحانہ انداز میں جواب دیا ...... بھائی پہلے تو یہ سمجھ لو کہ وہ آنے والا کس حیثیت کا ہے؟ .... کس شان کی اس کی ہستی ہے؟

اعزاز و اکرام کی بنیاد مسافت کے قرب و بعد پر نہیں ہے بلکہ شخصیت کی جلالتِ شان اور فضل و کمال کی برتری پر ہے آنے والے مہمان کی زندگی یہ ہے کہ وہ اپنے دولت کدے سے نکل کریا تو فرائضِ بندگی کی ادائیگی کے لئے خانۂ خدا میں جاتا ہے، یا پھر عشق کی تپش بڑھ جاتی ہے تو دیارِ حبیب کا سفر کرتا ہے-

اس کے علاوہ اس کی شام و سحر اور شب و روز کا ایک ایک لمحہ دینی مہمّات میں اس درجہ مصروف ہے کہ نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی مہلت نہیں ہے .... اس کے حریمِ دل پر ہر وقت عشقِ بے نیاز کا پہرہ کھڑا رہتا ہے .... ہزار اندازِ دلربائی کے باوجود آج تک خیالِ غیر کو باریابی کی اجازت نہیں مل سکی ہے .... اس کی نوکِ قلم کا ایک ایک قطرہ فکر و اعتقاد کی جنتوں میں کوثر و تسنیم کی طرح بہہ رہا ہے .... اس کے خونِ جگر کی سرخی سے ویرانوں میں دین کے گلشن لہلہا اٹھے ہیں .... اس کے عرفان و آگہی کی داستان چمن چمن میں پہنچ گئی ہے اور لوح و قرطاس سے گزر کر اب اس کے علم و دانش کا چراغ کشورِ دل کے شبستانوں میں جل رہا ہے-

عشق و ایمان کی روح اس کے وجود کی رگ رگ میں اس طرح رچ بس گئی ہے کہ اپنے محبوب کی شوکتِ جمال کے لئے وہ ہر وقت بے چین رہتا ہے .... اس کے جگر کی آگ کبھی نہیں بجھتی .... اس کے دل کا دھواں کبھی بند نہیں ہوتا اور نقش و نگارِ جاناں کے لئے اس کے قلمدان کی روشنائی کبھی خشک نہیں ہوتی .... پلکوں کا قطرہ ڈھلکنے نہیں پاتا کہ اس کی جگہ آنسوؤں کا نیا سیلاب امنڈنے لگتا ہے-

وہ اپنے محبوب کے وفاداروں پر اس درجہ مہربان ہے کہ قدموں کے نیچے دل بچھا کر بھی وہ اہتمامِ شوق کی تشنگی محسوس کرتا ہے-

اور جہاں اہلِ ایمان کے لئے وہ لالہ کے جگر کی ٹھنڈک ہے، وہیں اہلِ کفر کی بغاوت کے حق میں وہ غیض وغضب و جلال کا ایک دہکتا ہوا انگارہ ہے۔ اپنے محبوب کے گستاخوں پر جب وہ قلم کی تلوار اٹھاتا ہے تو انگلیوں کی ایک جنبش پر تڑپتی لاشوں کا انبار لگ جاتا ہے، باطل کے جگر میں اس کے نشتر کا ڈالا ہوا شگاف زندگی کی آخری ہچکیوں تک مندمل نہیں ہوتا۔

اور سن لو! وہ اپنے خون کے پیاسوں کو معاف کر سکتا ہے، لیکن محبوب کی حرمت سے کھیلنے والوں کے لئے اس کے یہاں صلح ودر گزر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ دوستی کا پیمان تو بڑی چیز ہے، وہ تو ان دشنام طرازوں سے ہنس کر بات کرنا بھی ناموس عشق کی توہین سمجھتا ہے

بارگاہِ رب العزت اور شانِ رسالت میں اس کا ذوقِ احترام وادب اس درجہ لطیف ہے کہ متکلم کی قصد و نیت سے قطعِ نظر وہ الفاظ کی نوک پلک پر بھی شرعی تعزیرات کا پہرہ بٹھاتا ہے۔ ہوائے نفس کی دبیز گرد کے نیچے چھپ جانے والی شاہراہِ حق کو اتنی خوش اسلوبی کے ساتھ اس نے واضح کر دیا ہے کہ اب اہلِ عرفان کی دنیا بیک زبان اسے "مجدد" کہتی ہے فرشِ گیتی پر رحمت وفیضان کے چشموں کی طرف بڑھنے والوں کے لئے اب درمیان میں کوئی دیوار حائل نہیں ہے۔ طلسمِ فریب کی وہ ساری فصیلیں ٹوٹ کر گر گئی ہیں - جو شیاطین کی سر براہی میں جادۂ عشق کے مسافروں کو واپس لوٹانے کے لئے کھڑی کی گئی تھیں۔

اس کے فکر و نظر کی اصابت، علم وفن کا تبحرّ، فضل و کمال کی انفرادیت، شریعت و تقویٰ کا التزام، مجد و شرف کی برتری، تجدید وارشاد کا منصبِ امامت اور دین وسنیت کے فروغ کے لئے اس کے دل کا عشق واخلاص سارے عرب و عجم نے تسلیم کر لیا ہے۔

وہ اپنے زمانے کا بہت بڑا سخنور بھی ہے، لیکن آج تک کبھی اس کی زبان اہلِ دنیا کی منقبت سے آلودہ نہیں ہوئی۔ وہ بھری کائنات میں صرف اپنے محبوب مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وسرائی سے شادکام ہوتا ہے۔

وہ اپنے آقا کریم کی گدائی پر دونوں جہاں کا اعزاز نثار کر چکا ہے۔ دنیا کے اربابِ ریاست صرف اس آرزو میں بار بار اس کی چوکھٹ تک آئے کہ اپنے حضور میں صرف باریاب ہونے کی اجازت دے دے، لیکن زمانہ شاہد ہے کہ ہر بار انہیں شکستہ خاطر واپس لوٹنا پڑا۔

بوڑھے آدمی نے جذباتی انداز میں اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا ...... اب تم ہی بتاؤ اپنے وقت کی اتنی عظیم و برتر شخصیت جس کی دینی و علمی شوکتوں کا پرچم عرب و عجم میں لہرا رہا ہے اور جسے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وارفتگی نے دونوں جہاں سے چھین لیا ہو آج اگر وہ یہاں قدم رنجہ فرمانے کے لئے مائل کرم ہے تو کیا یہ ہماری قسمتوں کی معراج نہیں ہے؟ پھر اگر ہم اس کے خیر مقدم کے لئے اپنے دلوں کا فرش بچھا رہے ہیں تو اپنے جذبہ شوق کے اظہار کے لئے اس سے زیادہ خوشگوار موسم اور کیا ہو سکتا ہے۔

بوڑھے آدمی کی طویل گفتگو ختم ہو جانے کے بعد اس اجنبی راہ گیر کے چہرے کا اتار چڑھاؤ اس پر چھائے گہرے حیرت و مسرت کی نشاندہی کر رہا تھا۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سواری کے لئے پالکی دروازے پر لگا دی گئی تھی۔ سینکڑوں مشتاقانِ دید انتظار میں کھڑے تھے۔ وضو سے فارغ ہو کر کپڑے زیبِ تن فرمائے عمامہ سر پر باندھا اور عالمانہ وقار کے ساتھ باہر تشریف لائے چہرۂ انور سے فضل و تقویٰ کی کرن پھوٹ رہی تھی۔ شب بیدار آنکھوں سے فرشتوں کا تقدس برس رہا تھا۔ طلعتِ جمال کی دلکشی سے مجمع پر ایک رقت انگیز بے خودی کا عالَم طاری تھا گویا پروانوں کے ہجوم میں ایک شمع فروزاں مسکرا رہی تھی اور عندلیبانِ شوق کی انجمن میں ایک گلِ رعنا کھلا ہوا تھا، بڑی مشکل سے سواری تک پہنچنے کا موقع ملا۔

پابوسی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد کہاروں نے پالکی اٹھائی آگے پیچھے دائیں بائیں نیاز مندوں کی بھیڑ ہمراہ چل رہی تھی -پالکی ابھی تھوڑی دیر چلی کہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آواز دی پالکی روک دو۔

حکم کے مطابق پالکی روک دی گئی۔ ہمراہ چلنے والا مجمع بھی وہیں رک گیا۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اضطراب کی حالت میں باہر تشریف لائے کہاروں کو اپنے قریب بلایا اور بھرائی آواز میں دریافت کیا۔

آپ لوگوں میں کوئی آلِ رسول تو نہیں ہے؟ .... اپنے جدِ اعلیٰ کا واسطہ سچ بتائیے .... میرے ایمان کا ذوقِ لطیف تنِ جاناں کی خوشبو محسوس کر رہا ہے۔ اس سوال پر اچانک ان میں سے ایک شخص کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ پیشانی پر غیرت و پشیمانی کی لکیریں ابھر آئیں۔ بے نوائی، آشفتہ حال اور گردشِ ایام کے ہاتھوں ایک پامال زندگی کے آثار اس کے انگ انگ سے آشکار تھے۔ کافی دیر تک خاموشی کے بعد نظر جھکائے ہوئے دبی زبان میں کہا۔ مزدور سے کام لیا جاتا ہے۔ ذات نہیں پوچھا جاتا آہ! آپ نے میرے جد اعلیٰ کا واسطہ دے کر میری زندگی کا ایک سربستہ راز فاش کر دیا ۔

سمجھ لیجئے کہ میں اسی چمن کا ایک مرجھایا ہوا پھول ہوں، جس کی خوشبو سے آپ کی مشامِ جاں معطر ہے، رگوں کا خون نہیں بدل سکتا، اس لئے آلِ رسول ہونے سے انکار نہیں ہے لیکن اپنی خانماں برباد زندگی دیکھ کر یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔

چند مہینے سے آپ کے اس شہر میں آیا ہوں۔ کوئی ہنر نہیں جانتا کہ اسے اپنا ذریعہ معاش بناؤں۔ پالکی اٹھانے والوں سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ ہر روز سویرے ان کے جھنڈ میں آکر بیٹھ جاتا ہوں اور شام کو اپنے حصے کی مزدوری لے کر اپنے بال بچوں میں لوٹ جاتا ہوں۔

ابھی اس کی بات تمام نہ ہو پائی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار تاریخ کا یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھا کہ عالَمِ اسلام کے ایک مقتدر امام کی دستار اس کے قدموں پر رکھی ہوئی تھی اور وہ برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر التجا کر رہا تھا۔

معزز شہزادے! میری گستاخی معاف کردو۔لاعلمی میں یہ خطا سرزد ہو گئی ہے۔ ہائے غضب ہو گیا۔ جن کے کفش پا کا تاج میرے سر کا سب سے بڑا اعزاز ہے ان کے کاندھے پر میں نے سواری کی۔قیامت کے دن اگر کہیں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزندوں کا دوشِ نازنین اسی لئے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائے تو میں کیا جواب دوں گا۔اس وقت بھرے میدانِ حشر میں میرے ناموسِ عشق کی کتنی بڑی رسوائی ہوگی؟ آہ! اس ہولناک تصور سے کلیجہ شق ہوا جارہا ہے -

دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جس طرح ایک عاشقِ دلگیر روٹھے ہوئے محبوب کو مناتا ہے،بالکل اسی انداز میں وقت کا عظیم المرتبت امام اس کی منت وسماجت کرتارہااور لوگ پھٹی آنکھوں سے عشق کی نازبرداریوں کا یہ رقت انگیز تماشہ دیکھتے رہے۔

یہاں تک کہ کئی بار زبان سے معاف کردینے کا اقرار کرالینے کے بعد امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدددین وملت الشاہ امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اپنی آخری التجائے شوق پیش کی۔

چونکہ راہِ عشق میں خونِ جگر سے زیادہ وجاہت وناموس کی قربانی عزیز ہے،اس لئے لاشعوری میں کی اس تقصیر کا کفارہ جب ہی ادا ہو گا کہ اب تم پالکی میں بیٹھو اور میں اسے اپنے کاندھے پر اٹھاؤں گا -

اس التجا پر جذبات کے طلاطم سے لوگوں کے دل دہل گئے اور وفورِ اثر سے فضا میں چیخیں بلند ہو گئیں۔

ہزار انکار کے باوجود آخر سید زادہ کو عشقِ جنوں خیز کی ضد پوری کرنی ہی پڑی۔

آہ! وہ منظر کتنا رقت انگیز اور دل گداز تھا جب اہلسنت کا جلیل القدر امام کہاروں کی قطار سے لگ کر سارا اعزاز خوشنودئی حبیب کے لئے ایک گمنام مزدور کے قدموں پر نثار کر رہا تھا -

شوکتِ عشق کا یہ ایمان افروز نظارہ دیکھ کر پتھروں کے دل پگھل گئے .... کدورتوں کا غبار چھٹ گیا .... غفلتوں کی آنکھ کھل گئی .... اور دشمنوں کو بھی مان لینا پڑا کہ آلِ رسول کے ساتھ جس کے دل کی عقیدت واخلاص کا یہ عالم ہے،رسول کے ساتھ اس کی وارفتگی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے ....

اہلِ انصاف کو اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی تامل نہیں ہوا کہ نجد سے لے کر سہارنپور تک

رسول کے گستاخوں کے خلاف امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برہمی قطعاً حق بجانب ہے۔
صحرائے عشق کے اس روٹھے ہوئے دیوانے کو اب کوئی منا نہیں سکتا۔وفا پیشہ دل کا یہ غیظ ایمان کا بخشا ہوا ہے۔نفسانی ہیجان کی پیداوار نہیں۔ (35)

ہے ان کے عطر بوئے گریباں سے مست گل
گل سے چمن چمن سے صبا اور صبا سے ہم

شہنشاہِ اقلیم سخن

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مقطع شاعرانہ تعلی نہیں بلکہ حقیقت واقعہ کا عکاس ہے - کیونکہ آپ نے ہزلیات اور لغویات سے بہت دور رہ کر فن سخن کے تمام اصناف میں طبع آزمائی فرمائی ہے،غزل، قصیدہ، مثنوی، مستزاد، قطعات،رباعیات،وغیرہ جس میدان کی طرف آگئے ہیں سکے بٹھا دیے ہیں -

فصاحت وبلاغت، حلاوت وملاحت،لطافت ونزاکت، تشبیہات واستعارات، حسن تعلیل، ندرت تخیل، جدّت تمثیل، صنعتِ تلمیح وترصیع، صنعت تجنیس وتسجیع،قوافی کازور، تسلسل بیان، تنوع مضامین،انتہائی جوش وجذبہ،والہانہ عقیدت وارادت وغیرہ سب چیزیں آپ کے کلام میں پائی جاتی ہیں -

(35) تجلیاتِ رضا

آپ کا نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش - حمد و نعت، دعاوالتجا، سلام و منقبت، عشق و محبت، حقیقت و معرفت، معجزات و کرامات، شرح آیات واحادیث وغیرہ مضامین کا ایک ایسا بحر زخار ہے جس کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ کرنا اہلِ بصیرت حضرات ہی کا کام ہے -

جس طرح آپ امام اہل سنت ہیں اسی طرح آپ کا کلام بھی شعر و سخن کا امام ہے چنانچہ آپ کے دیوان حدائق بخشش پر کلام الامام امام الکلام کا مقولہ حرف بحرف صادق آتا ہے اور کیوں نہ صادق آئے کہ حدائق بخشش حسّان العصر، خسرو اقلیم سخن، شہنشاہِ نعت گویاں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت عبد المصطفیٰ احمد رضا کے عشق بھرے دل کی آواز اور مداحانِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے شمعِ ہدایت ہے -

آپ عام ارباب سخن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے بلکہ جب پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی اور دردِ عشق آپ کو بے تاب کرتا تو از خود زبان پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے اور پھر یہی اشعار آپ کی سوزش عشق کی تسکین کا سامان بن جاتے چنانچہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جب سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں ورنہ شعر و سخن میرا مذاق طبع نہیں -

آپ کا شعر و سخن سوز و گداز اور درد دل کا عکاس ہونے کے ساتھ ادب و زبان کا شاندار مرقع بھی ہے خصوصًا قصیدۂ معراج وغیرہ تو بلند پایہ ادب کے آئینہ دار ہیں -

آپ نے شعر و سخن کا سارا زور نعت کے میدان میں صرف کیا ہے آپ دنیا کے کسی تاجدار کو تاجدار کہنا غلامئ رسول کے لیے توہین سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے کبھی کسی امیر، بادشاہ، نواب، حاکم وغیرہ کی مدح سرائی نہیں کی - ایک مرتبہ نواب ریاست نانپارہ (ضلع بہرائچ شریف یوپی) کی مدح میں شاعروں نے قصائد لکھے کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی کہ آپ بھی نواب کی مدح میں کوئی قصیدہ لکھ دیں -

اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مطلع یہ ہے -

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اور مقطع میں نانپارہ کی بندش کتنے لطیف اشارے میں ادا کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں -

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

آپ کا کلام مجازی حسن و عشق کی شاعری اور دیگر سوقیانہ خیالات سے بالکل پاک ہے آپ کا ذوق سخن احترام شریعت کا آئینہ دار ہے - نعت گوئی کا درس آپ نے قرآن عظیم سے حاصل کیا چنانچہ ایک رباعی میں خود فرماتے ہیں -

ہوں میں اپنے کلام سے نہایت محظوظ　　بیجا سے ہے المنۃ اللہ محفوظ
قرآن سے نعت گوئی سیکھی　　یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

حضور اقدس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی حیات مومن کا ایک بہترین مشغلہ ہے لیکن حدود شریعت میں رہتے ہوئے اس مشغلہ کی ذمہ داری سے عہدہ بر آ ہونا صرف مؤید من اللہ کا کام ہے خود اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں -
حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے - البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے - غرض حمد میں ایک جانب اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں طرف سخت حد بندی ہے - (36)

---

(36) الملفوظ حصہ دوم : ص، 30

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے حدودِ شریعت میں رہ کر جس جوش اور جس خلوص سے اپنے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت کے خطبے پڑھے ہیں اور جس ولولہ اور کیف کے ساتھ اپنے مولیٰ کی ثنا کے نغمے گائے ہیں وہ آپ اپنی مثال ہیں -

میدانِ نعت و منقبت میں آپ کا کوئی حریف و مقابل نہیں چنانچہ خود فرماتے ہیں :

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم (37)

اعلی حضرت کے زندگی کے عام حالات

1286/ھ مطابق 1869/ء میں جبکہ عمر مبارک صرف تیرہ سال دس ماہ کی تھی آپ جلیل الشان عالم دین اور عظیم المرتبت فاضل ہو گئے - اور اس وقت سے صفر 1340/ھ یعنی چوّن برس تک مسلسل دینی علمی خدمات انجام دیتے رہے آپ کا ظاہر باطن ایک تھا - جو کچھ آپ کے دل میں ہوتا وہی زبان پاک سے ادا فرماتے اور جو کچھ زبان سے فرماتے اس پر آپ کا عمل ہوتا کوئی شخص کیسا ہی پیارا ہو کتنا ہی معزز ہو کبھی اس کی رعایت سے کوئی بات شرع کے خلاف نہ زبان سے نکالتے نہ تحریر کرتے رعایت مصلحت کا وہاں گزر ہی نہ تھا - اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے مضمون کے مطابق جس قدر کافروں مرتدوں ملحدوں اور بے دینوں پر سخت تھے یوں ہی سنی مسلمانوں کے لیے ابر کرم تھے جب کسی سنی عالم سے ملاقات ہوتی دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے اور اس کی ایسی عزت و قدر کرتے جس کے لائق وہ اپنے کو نہ سمجھتا - جب کوئی صاحب حج بیت اللہ شریف کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو ان سے پہلے یہی پوچھتے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضری دی ؟

(37) سوانح اعلیٰ حضرت : ص' 349/ تا 352

اگر وہ ہاں کہتا تو فوراً ان کے قدم چوم لیتے اور اگر نہ کہتا تو پھر ان کی جانب بالکل توجہ نہ فرماتے کاشانۂ اقدس سے کوئی سائل خالی واپس نہ ہوتا۔ بیواؤں کی امداد اور ضرورتمندوں کی حاجت روائی کے لیے آپ کی جانب سے ماہانہ رقمیں مقرر تھیں اور یہ امداد صرف مقامی لوگوں کے لیے نہ تھی بلکہ بیرونجات میں بذریعہ منی آرڈر امدادی رقم روانہ فرمایا کرتے۔

آپ کے سب کام محض اللہ عزوجل کے لیے تھے نہ کسی کی تعریف سے مطلب نہ کسی کی ملامت کا خوف کرتے۔ حدیث شریف من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان کے مطابق آپ کسی سے محبت کرتے تو اللہ ہی کے لیے مخالفت کرتے تو اللہ ہی کے لیے کسی کو دیتے تو اللہ ہی کے لیے اور نہ دیتے تو اللہ ہی کے لیے۔

ہفتہ میں دوبار جمعہ اور منگل کو لباس تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ ہاں اگر عید یا بقر عید یا میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یعنی بارہویں ربیع الاول کا دن جمعرات یا سنیچر کو پڑتا تو دونوں دن لباس تبدیل فرماتے۔

آپ ہمیشہ بشکل نامِ اقدس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سویا کرتے اس طرح کہ دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھتے اور پاؤں سمیٹ لیتے جس سے سر " میم " کہنیاں " ح " کمر " میم " پاؤں " دال " بن کر گویا نامِ پاک محمد کا نقشہ بن جاتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

کتب احادیث پر دوسری کتاب نہ رکھتے اگر کسی حدیث شریف کی ترجمانی فرما رہے ہیں اور درمیان میں کوئی شخص بات کاٹتا تو سخت کبیدہ اور ناراض ہوتے مجلسِ میلاد شریف میں ذکرِ ولادت شریف کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شروع سے آخر تک دوزانوں بیٹھے رہتے۔

ہنسنے میں کبھی ٹھٹھا نہ لگاتے جماہی آنے پر دانتوں میں انگلی دبا لیتے جس کی وجہ سے کوئی آواز نہ ہوتی قبلہ کی طرف منہ کر کے کبھی نہ تھوکتے۔ نہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلاتے

بغیر صوف پڑی دوات سے نفرت کرتے یونہی لوہے کے قلم سے پرہیز کرتے - خط بنواتے وقت اپنا کنگھا اور شیشہ استعمال فرماتے -

تصنیف و تالیف، کتب بینی، فتویٰ نویسی اور اوراد و اشغال کے خیال سے خلوت میں تشریف رکھتے - پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے اور باوجودیکہ بے حد حار مزاج تھے، مگر کیسی گرمی کیوں نہ ہو - ہمیشہ عمامہ اور انگرکھے کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے خصوصًا فرض تو کبھی صرف ٹوپی اور کرتے کے ساتھ ادا نہ کیا - اکثر مکان ہی سے وضو کرکے مسجد میں تشریف لاتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ مسجد میں آکر مٹی کے لوٹے سے اتّر جانب فصیل پر بیٹھ کر وضو فرماتے - آپ وضو اور غسل میں بہت احتیاط فرمایا کرتے - آپ کے وضو کے لیے عمومًا دو لوٹے پانی رکھا جاتا - نماز سے فارغ ہو کر مکان تشریف لے جایا کرتے لیکن عصر کی نماز پڑھ کر پھاٹک میں چارپائی پر تشریف رکھتے اور چاروں طرف کرسیاں بچھائی جاتیں - زیارت کا اشتیاق رکھنے والے حضرات کرسیوں پر بیٹھتے اور اپنی حاجتیں پیش کرتے ان کی حاجتیں پوری کی جاتیں اگر کسی شخص کو کوئی چیز دیتے اور وہ بایاں ہاتھ بڑھاتا تو فورًا دست مبارک روک لیتے اور فرماتے کہ داہنے ہاتھ میں لو بائیں ہاتھ میں شیطان لیتا ہے - بسم اللہ شریف کا عدد 786/ لکھنے کا عام دستور یہ ہے کہ پہلے 7/ لکھتے ہیں پھر 8/ اس کے بعد 6/ لکھتے ہیں - لیکن آپ پہلے 6/ پھر 8/ تب 7/ تحریر فرماتے یعنی اعداد کو بھی داہنی جانب سے لکھتے - (38)

(38) سوانح اعلیٰ حضرت: ص، 110/ 111/ 112

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی امتیازی خصوصیات

(1) آپ نے حضور اقدس رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے الفاظ اور استعارے استعمال فرمائے ہیں جو انتہائی ادب واحترام و عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں تمام کلام شروع سے آخر تک پڑھ جائیے لفظ یثرب کہیں نہیں ملے گا کیونکہ اللہ عزوجل کے پیارے رسول دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدوم ناز سے تمام برائیوں اور بیماریوں کو دور فرما کر یثرب کو طیبہ بنا دیا ہے -

(2) حدودِ شریعت سے ناواقف شعرا جوشِ عقیدت میں اولیائے کرام علیہم الرحمہ کو صحابہ عظام رضی اللہ عنہم پر فضیلت دے جاتے ہیں یا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ انبیائے کرام علیہم السلام سے اس طرح کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا احترام باقی نہیں رہتا، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے کلام میں اس قسم کی باتیں نہ ملیں گی -

(3) اکثر شعرا - کعبہ، عرش، حرم، مسجد، جنت، رضوان وغیرہ کی حرمت پر ٹھیس لگاتے ہیں اور بت خانہ، میخانہ، کفر وزنار وغیرہ کی عظمت ثابت کرتے ہیں - یہ بہت معیوب چیز ہے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا کلام اس قسم کی لغویات سے پاک ہے -

(4) آپ کا کلام جھوٹ، مبالغہ، تصنع، تکلف سے بالکل منزّہ ہے ہر جگہ خلوص وعقیدت، صدق وحقانیت اور جذب دل کی ترجمانی ملے گی -

(5) عقائد اہل سنت کی تبلیغ، اطاعت و محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تلقین، باطل پرستوں کی تردید شدید بھی آپ کے کلام کی خصوصیت ہے -

(6) سرکار غوثیت میں بے انتہا نیاز مندانہ عقیدت بھی آپ کی امتیازی شان ہے -

(7) آپ کے کلام میں کہیں تو قرآن وحدیث کے بعینہ کلمات وعبارات ہیں، کہیں ان کے ترجمے ہیں، اور کہیں تلمیحات واشارات ہیں، غرضکہ آپ کے اشعار کے ماخذ کلامِ الٰہی وحدیث نبوی کے مضامین ہیں -

(8) دشمنانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقبیح و تفضیح میں آپ کا شعر و سخن شاعرِ بارگاہِ رسالت سیدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ کلام کا آئینہ ہے لہذا یہ کہنا بالکل حق بجانب ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسّان العصر تھے باقی دوسرے شعرا جو تملق، چاپلوسی اور مداہنت فی الدین کی زندہ تصویریں ہیں ان کو لِسانُ الحسّان کہنا حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین ہے -

اعلیٰ حضرت نے اپنی ولادت کا سن ہجری اس آیت کریمہ سے نکالا ہے

اُولئک کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منہ

سنہ ۱۲۷۲ ھ

یعنی یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی ہے -

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

لَاتَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ (ط) اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ (ط) وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا (ط) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (ط) اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ (ط) اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ -

(قران مجید: پارہ ۲۸/ سورہ مجادلہ، آیت نمبر ۲۲/)

---

(39) سوانح اعلیٰ حضرت: ص، 377/ تا 378

یعنی تو نہ پائے گا انہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول سے مخالفت کی ہے چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی -

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دشمنوں سے نفرت کرے گا - ان سے بیزار ہو کر تنکا توڑ الگ رہے گا - ان سے میل جول دوستی نہ رکھے گا تو اس کے لیے وعدۂ الٰہیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے دل میں ایمان نقش فرمادے گا اور اس کو اپنی مدد خاص سے نوازے گا .... اپنے اور غیر سبھی جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ذاتِ گرامی خدا اور رسول کے مخالفوں اور دشمنوں سے نفرت کرنے اور بیزار رہنے میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہذا یہ کہنا بالکل بجا اور سو فیصد درست ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ خدائے تعالیٰ کے ان خاص بندوں میں ہیں جن کے دلوں میں خدائے تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا ہے چنانچہ خود اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے دل کے دو ٹکڑے کردیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دوسرے پر لکھا ہوگا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو بہت سے مولویوں، لیڈروں، پیروں اور عالموں کی بھی ولادت ۱۲۷۲ھ میں ہوئی ہوگی لیکن اگر آپ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی پاکیزہ زندگی پر ایک نظر ڈالیں تو بیساختہ کہہ اٹھیں گے کہ آیت کریمہ

اُولئك كتب فی قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه

کا تاج کرامت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے سر اقدس پر کتنا پر زیب ہے۔ (40)

(49) سوانح اعلیٰ حضرت : ص، 87

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے پند و نصیحت کی آخری مجلس

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو آخری ایمان افروز تقریر و پند و نصیحت فرمائی اس کا اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے :

پیارے بھائیو! لاادری مابقائی فیکم مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمہارے درمیان ٹھہروں گا، تین ہی وقت ہوتے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپا، بچپن گیا جوانی آئی، جوانی گئی بڑھاپا آیا، اب کون سا چوتھا وقت ہے جس کا انتظار کیا جائے، ایک موت ہی باقی ہے اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزاروں مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں اور میں آپ لوگوں کو سناتا رہوں مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں -

اے لوگو! تم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو اور بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں - وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں تمہیں فتنہ میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں - ان سے بچو اور دور بھاگو - دیوبندی، رافضی، نیچری، قادیانی، چکڑالوی یہ سب فرقے بھیڑیے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں - ان کے حملوں سے ایمان کو بچاؤ -

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام روشن ہوئے، صحابہ کرام سے تابعین عظام روشن ہوئے تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو - وہ نور یہ ہے کہ " اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت " جس سے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ - جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو - میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں -

اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کردے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لیے ان باتوں کو خوب سن لو حجۃ اللہ قائم ہو چکی - اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لیے نور و نجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لیے ظلمت و ہلاکت ہے - (39)

(39) سوانح اعلیٰ حضرت: ص، 377/ تا 378

مُسافرِ عالمِ بالا کی پیشین گوئی

اعلیٰ حضرت ان اولیائے کاملین میں تھے جن کے قلوب پر فرائض الٰہیہ کی عظمت چھائی رہتی ہے چنانچہ جب 1339/ھ کاماہ رمضان شریف مئی و جون 1921/ء میں پڑا اور مسلسل علالت و ضعف فراواں کے باعث اعلیٰ حضرت نے اپنے اندر امسال موسم گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لہذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استطاعت کی وجہ سے فرض ہو گیا پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے - آپ کو اپنے آقا و مولیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ علوم سے معلوم ہو چکا تھا کہ مجھے 1340/ھ میں دنیائے فانی سے کوچ کر کے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونا ہے چنانچہ بھوالی پہاڑی پر 3/رمضان 1339/ھ 10/ مئی 1921/کو اپنی تاریخ وصال کی خبر دیتے ہوئے آپ نے اپنے قلم حق رقم سے یہ آیت کریمہ تحریر فرمائی -

ویطاف علیھم بانیۃ من فضۃ و اکواب

سنہ ۱۳۴۰ھ

اللہ اللہ - سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ علوم کا حامل اپنے انتقال سے چار ماہ بائیس دن پہلے اپنے وصال کی خبر دے رہا ہے حتیٰ کہ اس نے اپنی دنیوی زندگی ہی میں وہ آیت مقدسہ بھی تحریر کر دی جو اس مادۂ تاریخ وفات پر مشتمل ہے اور پھر دنیا نے دیکھ بھی لیا کہ اپنا مادۂ تاریخ وصال پیش کرنے والا یہ مُؤیَّد من اللہ ٹھیک دوپہر 25/صفر المظفر 1340/ھ کو عالم بالا کے سفر پر روانہ ہو گیا لیکن یہ سب دیکھنے اور سننے کے باوجود منکرینِ علمِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک یہی بکتے اور لکھتے جا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات کی بھی خبر نہ تھی - (معاذاللہ تعالیٰ)(41)

(41) ایضا: ص، 375/ 356

حضرت علامہ ومولانا عبد العلیم صاحب صدیقی قادری رضوی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ جب حرمین شریفین سے واپسی پر حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مندرجہ ذیل منقبت نہایت ہی خوش آوازی سے پڑھ کر سنائی:

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
قسیمِ جامِ عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو

غریقِ بحر الفت مست جام بادۂ وحدت
محبِ خاص منظور حبیبِ کبریا تم ہو

جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہل طریقت کا
جو محور ہے حقیقت کا وہ قطب الاولیاء تم ہو

یہاں آکر ملیں نہریں شریعت اور طریقت کی
ہے سینہ مجمع البحرین ایسے رہنما تم ہو

حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ
جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو

مزین جس سے ہے تاج فضیلت تاج والوں کی
وہ لعل پرضیا تم ہو وہ درِّ بے بہا تم ہو

آپ نے یہاں تک اشعار پڑھے تو مجمع میں ایک جذباتی کیفیت طاری ہو گئی بعض وجد میں آگئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ خود بھی ان اشعار پر محظوظ ہو رہے تھے - علامہ عبدا لعلیم صدیقی قادری رضوی میر ٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے منقبت کو آگے بڑھاتے ہوئے یوں کہا

عرب میں جا کر ان آنکھوں نے دیکھا جس کی صورت کو
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

ہیں سیارہ صفت گردش کناں اہل طریقت یاں
وہ قطب وقت اے سر خیلِ جمعِ اولیاء تم ہو

عیاں ہے شانِ صدیقی تمہاری شانِ تقویٰ میں
کہوں اتقیٰ نہ کیونکر جبکہ خیر الاتقیاء تم ہو

جلال وہیبت فاروق اعظم آپ سے ظاہر
عدوّاللہ پر اک حربہ تیغِ خدا تم ہو

اشدّاء علی الکفار کے ہو سر بسر مظہر
مخالف جس سے تھرائیں وہی شیر دغا تم ہو

تمہیں نے جمع فرمائے نکات ورمز قرآنی
یہ ورثہ پانے والے حضرت عثمان کا تم ہو

خلوصِ مرتضیٰ خلقِ حسن عزمِ حسینی میں
عدیم المثل یکتائے زمن اے باخدا تم ہو

تمہیں پھیلا رہے ہو علم حق اکناف عالم میں
امام اہل سنت نائبِ غوث الوریٰ تم ہو

بھکاری تیرے در کا بھیک کی جھولی ہے پھیلائے
بھکاری کی بھرو جھولی گدا کا آسرا تم ہو

"علیم" خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانے کا
کرم فرمانے والے حال پر اس کے شہا تم ہو

یہ منقبت سن کر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامہ عبد العلیم صدیقی قادری رضوی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بیش قیمتی جبّہ عنایت فرمایا۔ (43)

(43) حیاتِ اعلیٰ حضرت صفحہ 119 / مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

فروغ اہل سنّت کے لیے امام اہل سنّت کا دس نکاتی پروگرام

{1} عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

{2} طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

{3} مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

{4} طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔

{5} ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریر و تقریر اور وعظ و مناظرہ اشاعت دین و مذہب کریں۔

{6} حمایت مذہب و ردبد مذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

{7} تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کیے جائیں۔

{8} شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ کو سرکوبی اعداء کیلئے اپنی فوجیں، میگزین، اور رسالے بھیجتے رہیں۔

{9} جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

{10} آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں

Tajusharia Academy

Alvi Pura Chaittan Pura Varanasi U.P India